چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن

علیٰ

کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

قَالَ الْمَلَاُ

9

متکبر سرداروں کا شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

قَالَ	الْمَلَاُ (1)	الَّذِیْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	اس کی قوم میں سے

اس کی قوم کے متکبر سردار کہنے لگے:

لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ

لَنُخْرِجَنَّكَ	یٰشُعَیْبُ	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَكَ
ضرور ہم نکال دیں گے تمہیں	اے شعیب	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	تمہارے ساتھ

اے شعیب! ہم ضرور تمہیں اور تمہارے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے

مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَاؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا

مِنْ قَرْیَتِنَاۤ	اَوْ	لَتَعُوْدُنَّ	فِیْ مِلَّتِنَا	قَالَ	اَوَلَوْ	كُنَّا
اپنی بستی سے	یا	ضرور تم آجاؤ گے	ہمارے دین میں	فرمایا	کیا اگرچہ	ہم ہوں

نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ۔ فرمایا: کیا اگرچہ ہم

كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾	قَدِ افْتَرَیْنَا	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اِنْ	عُدْنَا
بیزار، ناپسند کرنے والے	بیشک ہم بہتان باندھیں گے	اللہ پر	جھوٹ	اگر	ہم آجائیں

بیزار ہوں؟ بیشک (پھر تو) ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر اس کے بعد بھی

فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَاؕ وَ

فِیْ مِلَّتِكُمْ	بَعْدَ	اِذْ	نَجّٰىنَا	اللّٰهُ	مِنْهَا	وَ
تمہارے دین میں	(اس کے) بعد	جبکہ	بچایا ہے ہمیں	اللہ (نے)	اس (دین) سے	اور

ہم تمہارے دین میں آئیں جبکہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے اور

1 ...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے سرداروں کا تکبر اور حق قبول کرنے سے سرکشی ان کی ہلاکت کا سبب بنی، معلوم ہوا کہ قوم کے سردار قوم کی ہلاکت کا باعث بنتے ہیں، ان کا درست ہونا قوم کو اعلیٰ درجے پر پہنچا دیتا اور بگڑ جانا ذلت کی گہری کھائیوں میں گرا دیتا ہے۔

مَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

مَا يَكُوْنُ	لَنَآ	اَنْ	نَّعُوْدَ	فِيْهَآ	اِلَّآ	اَنْ	يَّشَآءَ[1]	اللّٰهُ
(جائز) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم آئیں	اس (دین) میں	مگر	یہ کہ	چاہے	اللّٰہ

ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ ہمارا رب

رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ

رَبُّنَا	وَسِعَ	رَبُّنَا	كُلَّ شَیْءٍ	عِلْمًا[2]	عَلَى اللّٰهِ
(جو) ہمارا رب (ہے)	گھیرے ہوئے ہے	ہمارا رب	ہر چیز (کو)	علم (سے)	اللّٰہ پر

اللّٰہ چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے، ہم نے اللّٰہ ہی پر

تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا

تَوَكَّلْنَا	رَبَّنَا	افْتَحْ	بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا
ہم نے بھروسہ کیا	اے ہمارے رب	فیصلہ کردے	ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان

بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ

بِالْحَقِّ	وَ	اَنْتَ	خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۸۹﴾	وَ	قَالَ	الْمَلَاُ
حق کے ساتھ	اور	تو	سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا (ہے)	اور	کہا	سرداروں (نے)

فیصلہ فرمادے اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ○ اور اس کی قوم کے

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّكُمْ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ	لَىٕنِ اتَّبَعْتُمْ	شُعَیْبًا	اِنَّكُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے	ضرور اگر تم نے پیروی کی	شعیب (کی)	بیشک تم

کافر سردار بولے کہ اگر تم شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور

1 ...... گمراہ ہونے سے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خارج ہیں کیونکہ وہ قطعی معصوم ہوتے ہیں اور شیطان انہیں گمراہ نہیں کر سکتا۔ حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ فرمان کہ ”ہمارا رب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو کچھ بھی ہو سکتا ہے“ در حقیقت اللّٰہ تعالیٰ کی مشیت وقدرت کا بیان ہے۔

2 ...... یہ آیت ان آیات کی تفسیر ہے جن میں فرمایا گیا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ ان سے مراد یہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا علم اور اس کی قدرت گھیرے ہوئے ہے یعنی کوئی شے اللّٰہ تعالیٰ کے علم اور قدرت سے خارج نہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ جسم اور مکان کے اعتبار سے گھیرنے اور گھرنے سے پاک ہے۔

قومِ شعیب پر نزولِ عذاب اور ان کا حال

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اِذًا	لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ [1]	فَاَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ
اس وقت	ضرور نقصان اٹھانے والے (ہوگے)	تو پکڑلیا انہیں	زلزلے (نے)

نقصان میں رہو گے ○ تو انہیں شدید زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا

فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۹۱﴾ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

فَاَصْبَحُوْا	فِیْ دَارِهِمْ	جٰثِمِیْنَ ﴿۹۱﴾	اَلَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا
تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں	اوندھے پڑے ہوئے	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا

تو صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○ وہ جنہوں نے شعیب کو

معٓ

شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۛۚ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا

شُعَیْبًا	كَاَنْ	لَّمْ یَغْنَوْا	فِیْهَا	اَلَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	شُعَیْبًا
شعیب (کو)	گویا	وہ نہیں رہے	ان (گھروں) میں	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	شعیب (کو)

جھٹلایا ایسے ہوگئے گویا ان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے۔ شعیب کو جھٹلانے والے ہی

حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنی قوم سے خطاب

كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ

كَانُوْا	هُمُ	الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۲﴾	فَتَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَ	قَالَ
ہوگئے	وہ	نقصان اٹھانے والے	تو (شعیب نے) منہ پھیر لیا	ان سے	اور	فرمایا

نقصان اٹھانے والے ہوئے ○ تو شعیب نے ان سے منہ پھیر لیا اور فرمایا،

یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ

یٰقَوْمِ	لَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ	رِسٰلٰتِ رَبِّیْ	وَ	نَصَحْتُ
اے میری قوم	ضرور بیشک	میں نے پہنچادیئے تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور	میں نے خیر خواہی کی

اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچادیئے اور میں نے تمہاری

[1] ...... حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو احکامِ الٰہیہ کی پابندی میں اپنی ناکامی، راہِ راست پر چلنے میں اپنی ہلاکت اور دینِ حق پر ایمان لانے میں مہیب خطرات نظر آنے لگے تو انہوں نے دوسروں کو بھی دینِ حق سے دور کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس طرح کی بیمار ذہنیت کے حامل افراد کی ہمارے معاشرے میں بھی کوئی کمی نہیں، اسلام کے اصول و قوانین کو اہمیت نہ دینے والوں، شریعت کے قوانین میں تبدیلی کی رَٹ لگانے والوں، پردے کو عورت کی آزادی کے خلاف قرار دینے والوں، اسلامی سزاؤں کو ظلم و بربریت شمار کرنے والوں کو چاہئے کہ اہلِ مدین کے حالات اور ان کے انجام پر غور کرلیں۔

ع ۱۱

نافرمانوں پر نزولِ عذاب کب ہوتا ہے؟

لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْيَةٍ

لَكُمْ	فَكَيْفَ	اٰسٰى	عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ (1)	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	فِیْ قَرْيَةٍ
تمہاری	تو کیسے	میں غم کروں	کفر کرنے والی قوم پر	اور	ہم نے نہ بھیجا	کسی بستی میں

خیر خواہی کی تو کافر قوم پر میں کیسے غم کروں؟○ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی

مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

مِّنْ نَّبِیٍّ	اِلَّاۤ	اَخَذْنَاۤ	اَهْلَهَا	بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
کوئی نبی	مگر	(انہیں جھٹلانے پر) ہم نے پکڑ لیا	اس کے باشندوں (کو)	سختی اور تکلیف میں

نہ بھیجا مگر ہم نے اس کے رہنے والوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا

لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ

لَعَلَّهُمْ	يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾	ثُمَّ	بَدَّلْنَا	مَكَانَ السَّيِّئَةِ	الْحَسَنَةَ
تاکہ وہ	گڑگڑائیں	پھر	ہم نے بدل دی	برائی (یعنی بدحالی) کی جگہ	بھلائی (یعنی خوشحالی)

تاکہ وہ گڑگڑائیں○ پھر ہم نے بدحالی کی جگہ خوشحالی بدل دی

حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا

حَتّٰى	عَفَوْا	وَّ	قَالُوْا	قَدْ	مَسَّ	اٰبَآءَنَا
یہاں تک کہ	وہ بہت بڑھ گئے	اور	انہوں نے کہا	بیشک	پہنچتی رہی	ہمارے باپ دادا (کو)

یہاں تک کہ وہ بہت بڑھ گئے اور وہ کہنے لگے: بیشک ہمارے باپ دادا کو (بھی)

الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾

الضَّرَّآءُ	وَ	السَّرَّآءُ	فَاَخَذْنٰهُمْ	بَغْتَةً (2)	وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾
تکلیف	اور	راحت	تو ہم نے پکڑ لیا انہیں	اچانک	اور	وہ	(اس کی) خبر نہ رکھتے (تھے)

تکلیف اور راحت پہنچتی رہی ہے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں اس کا کچھ علم نہ تھا○

(1)...... کفار کی ہلاکت کے بعد حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے جو کلام فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں۔ (2)...... گزشتہ قوموں کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے موجودہ حالات پر تھوڑا غور اور اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ ہم بھی طوفان، زلزلے، سیلاب اور دیگر مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو کیا انہیں دیکھ کر ہم نصیحت حاصل کرتے ہیں یا ہمارا حال کچھ اور ہی نظر آتا ہے۔ افسوس! کچھ لوگوں کے دل کی سختی کا یہ عالم ہے کہ زلزلے، طوفان اور سیلاب کو عبرت کی بجائے تفریح بنالیتے ہیں اور کئی بدبخت ایسے ہیں کہ ان ہی آفت زدگان کو لوٹنا اور انہیں دی جانے والی مالی امداد کو لوٹنا شروع کر دیتے ہیں۔

ایمان وتقویٰ کی برکتیں

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا

وَ	لَوْ	اَنَّ	اَهْلَ الْقُرٰۤى	اٰمَنُوْا	وَ	اتَّقَوْا	لَفَتَحْنَا
اور	اگر	بیشک	بستیوں والے	ایمان لاتے	اور	تقویٰ اختیار کرتے	(تو) ضرور ہم کھول دیتے

اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ضرور ہم ان پر

عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا

عَلَیْهِمْ	بَرَكٰتٍ	مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	وَ	لٰكِنْ	كَذَّبُوْا
ان کے اوپر	برکتیں	آسمان اور زمین سے	اور	لیکن	انہوں نے جھٹلایا

آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا

فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ

فَاَخَذْنٰهُمْ	بِمَا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ [1]	اَفَاَمِنَ [2]
تو ہم نے پکڑ لیا انہیں	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے	تو کیا بے خوف ہوگئے

تو ہم نے انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑ لیا ○ کیا بستیوں والے

اللہ تعالیٰ کے عذاب اور خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے

اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ

اَهْلُ الْقُرٰۤى	اَنْ	یَّاْتِیَهُمْ	بَاْسُنَا	بَیَاتًا	وَّ	هُمْ
بستیوں والے	(اس بات سے) کہ	آئے ان کے پاس	ہمارا عذاب	رات (میں)	اور (جبکہ)	وہ

اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ

نَآىٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ

نَآىٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾	اَوَ اَمِنَ	اَهْلُ الْقُرٰۤى	اَنْ	یَّاْتِیَهُمْ
سو رہے ہوں	اور کیا بے خوف ہوگئے	بستیوں والے	(اس بات سے) کہ	آئے ان کے پاس

سو رہے ہوں ○ یا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر

1 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ ہو تو رزق میں وسعت اور فراخ دستی سعادت ہے اور جب ناشکرا ہو تو یہ اس کے لئے وبال ہے۔

2 ...... ان آیات میں بطورِ خاص کفار کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور عمومی طور پر مسلمانوں کو بھی نیک اعمال کرنے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا

بَاْسُنَا	ضُحًى	وَّ	هُمْ	يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾	اَفَاَمِنُوْا (1)
ہمارا عذاب	دن چڑھے	اور (جبکہ)	وہ	کھیل رہے ہوں	تو کیا وہ بے خوف ہو گئے

ہمارا عذاب دن کے وقت آجائے جب وہ کھیل میں پڑے ہوئے ہوں ○ کیا وہ

مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا

مَكْرَ اللّٰهِ (2)	فَلَا يَاْمَنُ	مَكْرَ اللّٰهِ	اِلَّا
اللہ کی خفیہ تدبیر (سے)	تو بے خوف نہیں ہوتے	اللہ کی خفیہ تدبیر (سے)	مگر

اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہیں تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے صرف

الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ ع اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ

نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت

ع ۱۲ / ۲

الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾	اَوَلَمْ يَهْدِ	لِلَّذِيْنَ	يَرِثُوْنَ	الْاَرْضَ
نقصان اٹھانے والے لوگ	اور کیا رہنمائی نہیں کرتی	ان لوگوں کی جو	وارث ہوئے	زمین (کے)

تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں ○ اور کیا وہ لوگ جو زمین والوں کے بعد اس کے

مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ

مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ	اَنْ	لَّوْ	نَشَآءُ	اَصَبْنٰهُمْ
اس کے باشندوں کے بعد	(یہ بات) کہ	اگر	ہم چاہیں	(تو) پہنچادیں انہیں (عذاب)

وارث ہوئے اُنہیں اِس بات نے بھی ہدایت نہ دی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کے سبب

بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	نَطْبَعُ (3)	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾
ان کے گناہوں کے سبب	اور	ہم مہر لگا دیتے ہیں	ان کے دلوں پر	تو وہ	نہیں سنتے

انہیں پکڑ لیں اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں تو وہ کچھ نہیں سنتے ○

1...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کا دل سے نکل جانا سخت نقصان کا سبب ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ڈھیل یا اس کا کسی بندے کو گناہ پر نہ پکڑنا یہ اس کی خفیہ تدبیر ہے لٰہذا ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ 2...... مکر کے لغوی معنی ہیں ”خفیہ تدبیر“ جبکہ عام محاورہ میں دھوکا اور فریب کو ”مکر“ کہا جاتا ہے، یہاں اس کا لغوی معنی یعنی خفیہ تدبیر مراد ہے۔ 3...... اس کا معنی یہ ہے کہ جس کے سامنے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے راستے واضح فرما دیئے اور گزشتہ امتوں کی مثالیں بھی بیان فرما دیں وہ اس کے بعد بھی اپنے کفر اور سرکشی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے جس کے سبب وہ کسی حق بات کو قبول کرنے کیلئے سنتا ہی نہیں۔

سابقہ قوموں کا حال اور ضدی کافروں کا انجام

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآىٕهَا ۚ وَلَقَدْ

تِلْكَ	الْقُرٰى	نَقُصُّ	عَلَيْكَ	مِنْ اَنْۢبَآىٕهَا	وَ	لَقَدْ
یہ	بستیاں (ہیں)	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)	ان کی کچھ خبریں	اور	ضرور بیشک

یہ بستیاں ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور بیشک

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا (1)
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلیلوں کے ساتھ	تو وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ ہوئے

ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے تو وہ اس قابل نہ ہوئے

بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ

بِمَا	كَذَّبُوْا	مِنْ قَبْلُ	كَذٰلِكَ	یَطْبَعُ
(اس) پر جسے	انہوں نے جھٹلا دیا	(اس) سے پہلے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے

کہ اس پر ایمان لے آتے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے۔ اللہ یونہی

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ

اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۱﴾	وَ	مَا وَجَدْنَا	لِاَكْثَرِهِمْ
اللہ	کافروں کے دلوں پر	اور	ہم نے نہیں پایا	ان کی اکثریت کو

کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے ○ اور ہم نے ان کے اکثر لوگوں کو عہد پورا کرنے والا

مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۲﴾

مِّنْ عَهْدٍ (2)	وَ	اِنْ	وَّجَدْنَاۤ	اَكْثَرَهُمْ	لَفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۲﴾
عہد (پورا کرنے والوں) سے	اور	بیشک	ہم نے پایا	ان کی اکثریت (کو)	ضرور نافرمانی کرنے والے

نہ پایا اور بیشک ہم نے ان میں اکثر کو نافرمان ہی پایا ○

1 ...... مفسرین نے آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان کئے ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) نبیوں کے معجزات دیکھنے سے پہلے جس چیز کو جھٹلا چکے تھے اسے معجزات دیکھ کر بھی نہ مانے۔ (2) انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری پر پہلے دن جس کا انکار کر چکے تھے آخر تک اسے نہ مانے جھٹلاتے ہی رہے۔

2 ...... اس عہد سے مراد وہ وعدہ اور عہد و پیمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے میثاق کے دن ان سے لیا تھا یا مراد یہ ہے کہ جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یارب! عَزَّوَجَلَّ، اگر تو ہمیں اس سے نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں گے پھر جب نجات پاتے تو اس عہد سے پھر جاتے اور ایمان نہ لاتے۔

فرعون اور اس کے درباریوں کا انجام

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ

ثُمَّ	بَعَثْنَا	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	مُّوْسٰى (1)	بِاٰيٰتِنَاۤ
پھر	ہم نے بھیجا	ان کے بعد	موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں کے ساتھ

پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡىٕهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡىٕهٖ (2)	فَظَلَمُوْا	بِهَا	فَانْظُرْ	كَيْفَ
فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	تو انہوں نے زیادتی کی	ان (نشانیوں) پر	تو دیکھو	کیسا

فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی تو دیکھو

موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرعون سے مکالمہ

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ

كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَ	قَالَ	مُوْسٰى	يٰفِرْعَوْنُ	اِنِّيْ
ہوا	فساد کرنے والوں کا انجام	اور	فرمایا	موسیٰ (نے)	اے فرعون	بیشک میں

فسادیوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور موسیٰ نے فرمایا: اے فرعون! میں

رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ

رَسُوْلٌ	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾	حَقِيْقٌ	عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ
رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	(مجھے) سزاوار (ہے)	کہ میں نہ کہوں

ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○ میری شان کے لائق یہی ہے کہ اللہ کے بارے میں

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ

عَلَى اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	قَدْ	جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ
اللہ پر	مگر	حق	بیشک	میں لے کر آیا ہوں تمہارے پاس نشانی

سچ کے سوا کچھ نہ کہوں۔ بیشک میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کے ایک عظیم رسول ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات سے چار سو برس اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے سات سو برس بعد پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس عمر پائی۔ 2 ...... فرعون اصل میں ایک شخص کا نام تھا پھر یہ مصر کے بادشاہوں کا لقب بن گیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔

فرعون کا نشانیوں کا مطالبہ کرنا اور اس مطالبے کی تکمیل

مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِیَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۝۱۰۵ قَالَ اِنْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَرْسِلْ	مَعِیَ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۝۱۰۵ (1)	قَالَ	اِنْ
تمہارے رب کی طرف سے	پس تو بھیج دے	میرے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	کہا	اگر

نشانی لے کر آیا ہوں تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دے ○ کہا: اگر

كُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۱۰۶

كُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ	فَاْتِ بِهَاۤ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۱۰۶
تم لے کر آئے ہو کوئی نشانی	تو پیش کرو اسے	اگر	تم ہو	سچوں میں سے

تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے پیش کرو اگر تم سچے ہو ○

ع

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۝۱۰۷ وَّ

فَاَلْقٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا	هِیَ	ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۝۱۰۷	وَّ
تو اس نے ڈال دیا	اپنا عصا	تو اسی وقت	وہ	ایک ظاہر اژدہا (بن گیا)	اور

تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ فوراً ایک ظاہر اژدہا بن گیا ○ اور

فرعونی سرداروں کا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر حصولِ اقتدار کی خواہش کا الزام

نَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ۝۱۰۸ قَالَ

نَزَعَ	یَدَهٗ	فَاِذَا	هِیَ	بَیْضَآءُ	لِلنّٰظِرِیْنَ ۝۱۰۸	قَالَ
(گریبان میں ڈال کر) نکالا	اپنا ہاتھ	تو اسی وقت	وہ	جگمگانے لگا	دیکھنے والوں کے لئے	کہا

اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ○ قومِ فرعون کے

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ۝۱۰۹ یُّرِیْدُ

الْمَلَاُ	مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	اِنَّ	هٰذَا	لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ۝۱۰۹ (2)	یُّرِیْدُ
سرداروں (نے)	فرعون کی قوم میں سے	بیشک	یہ	ضرور علم والا جادوگر (ہے)	وہ چاہتا ہے

سردار بولے: بیشک یہ تو بڑے علم والا جادوگر ہے ○ یہ تمہیں

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے فرعون سے یہ کہا۔ ان کی غلامی کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وجہ سے اپنے وطن فلسطین سے ہجرت کرکے مصر میں آباد ہوگئی، مصر میں ان کی نسل کافی بڑھی، جب فرعون کی حکومت آئی تو اس نے انہیں اپنا غلام بنالیا اور ان سے جبری مشقت لینا شروع کردی۔ (2)...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں جادو کا بڑا زور تھا، جادو کی بہت سی قسمیں تھیں اور بعض قسمیں بڑی حیران کن تھیں، اسی لئے فرعون کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے =

جادوگروں کو مقابلے کیلئے جمع کرنے کا مشورہ

اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾ قَالُوْۤا

اَنْ	يُّخْرِجَكُمْ	مِّنْ اَرْضِكُمْ	فَمَاذَا	تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾	قَالُوْۤا
کہ	نکال دے تمہیں	تمہاری زمین (ملک) سے	تو کیا	تم مشورہ دیتے ہو	انہوں نے کہا

تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے تو تم کیا مشورہ دیتے ہو؟○ انہوں نے کہا:

اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ اَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿١١١﴾ لا

اَرْجِهْ	وَ	اَخَاهُ	وَ	اَرْسِلْ	فِي الْمَدَآئِنِ	حٰشِرِيْنَ ﴿١١١﴾
مہلت دو انہیں	اور	ان کے بھائی (کو)	اور	بھیج دو	شہروں میں	جمع کرنے والے

انہیں اور ان کے بھائی کو کچھ مہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیج دو○

جادوگروں کا فرعون سے انعام کا مطالبہ اور وعدہ

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿١١٢﴾ (1)	وَ	جَآءَ	السَّحَرَةُ	فِرْعَوْنَ
وہ لے آئیں گے تیرے پاس ہر علم والا جادوگر	اور	آگئے	جادوگر	فرعون (کے پاس)

وہ تمہارے پاس ہر علم والے جادوگر کو لے آئیں گے○ اور (پھر) جادوگر فرعون کے پاس آگئے

قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ

قَالُوْۤا	اِنَّ	لَنَا	لَاَجْرًا	اِنْ	كُنَّا نَحْنُ
انہوں نے کہا	(کیا) یقیناً	ہمارے لئے	ضرور کوئی انعام (ہوگا)	اگر	ہم ہوگئے

تو کہنے لگے: اگر ہم غالب آگئے تو (کیا) ہمارے لئے یقینی طور پر

الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾

الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾	قَالَ	نَعَمْ	وَ	اِنَّكُمْ	لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾
غالب آنے والے	کہا	ہاں	اور	بیشک تم	ضرور قرب والوں میں سے (ہوجاؤ گے)

کوئی انعام ہوگا○ (فرعون نے) کہا: ہاں اور بیشک تم تو (میرے) قریبی لوگوں میں سے ہوجاؤ گے○

= بارے میں خیال کیا کہ یہ جادو میں بڑے ماہر ہیں۔

1 ...... فرعون اور اس کی قوم کے لوگ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے معجزات دیکھ کر خوفزدہ ہوگئے اور ان میں آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور جرأت نہ رہی اسی لئے وہ آپ کی ایک ذات کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک بھر سے ماہر جادوگروں کو جمع کرنے لگ گئے۔

جادوگروں کا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام اور بعد کے واقعات

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ

قَالُوْا	یٰمُوْسٰۤى	اِمَّاۤ	اَنْ	تُلْقِیَ (1)	وَ	اِمَّاۤ	اَنْ	نَّكُوْنَ	نَحْنُ
انہوں نے کہا	اے موسیٰ	یا	کہ	آپ ڈالیں	اور	یا	کہ	ہوں	ہم

(جادوگروں نے) کہا: اے موسیٰ! یا تو آپ (اپنا عصا) ڈالیں یا ہم

الْمُلْقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْیُنَ النَّاسِ

الْمُلْقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾	قَالَ	اَلْقُوْا	فَلَمَّاۤ	اَلْقَوْا	سَحَرُوْۤا	اَعْیُنَ النَّاسِ (2)
ڈالنے والے	فرمایا	تم ڈالو	تو جب	انہوں نے ڈالا	(تو) جادو کردیا	لوگوں کی آنکھوں (پر)

(کچھ) ڈالتے ہیں ○ فرمایا: تم ہی ڈالو۔ جب انہوں نے ڈالیں تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کردیا

وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ اَوْحَیْنَاۤ

وَ	اسْتَرْهَبُوْهُمْ	وَ	جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۱۶﴾	وَ	اَوْحَیْنَاۤ
اور	خوف زدہ کردیا انہیں	اور	وہ لے کر آئے بہت بڑا جادو	اور	ہم نے وحی کی

اور انہیں خوف زدہ کردیا اور وہ بہت بڑا جادو لے کر آئے ○ اور ہم نے موسیٰ کو

اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا

اِلٰى مُوْسٰۤى	اَنْ	اَلْقِ	عَصَاكَ	فَاِذَا	هِیَ	تَلْقَفُ	مَا
موسیٰ کی طرف	کہ	تم ڈال دو	اپنا عصا	(جب ڈالا) تو اچانک	وہ	نگلنے لگا	وہ (چیزیں) جو

وحی فرمائی کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو اچانک وہ عصا ان کی بناوٹی چیزوں کو

یَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ

یَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾	فَوَقَعَ	الْحَقُّ	وَ	بَطَلَ	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾
انہوں نے بنائیں	تو ثابت ہوگیا	حق	اور	باطل ہوگیا	جو کچھ	وہ کررہے تھے

نگلنے لگا ○ تو حق ثابت ہوگیا اور جو کچھ وہ کررہے تھے سب باطل ہوگیا ○

1 ...... جادوگروں نے اپنے جملوں میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور آپ کی اجازت کے بغیر اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے، اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کی دولت سے سرفراز فرمادیا۔

2 ...... اس آیت میں جادوگروں کے جادو کے اثر کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے پھینکے ہوئے رسوں اور لاٹھیوں کی حقیقت نہ بدلی بلکہ لوگوں کی نگاہوں پر اثر ڈال دیا کہ لوگوں کو رینگتے دوڑتے سانپ محسوس ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فرعون کے جادوگروں کے جادو کی صورت یہ تھی یعنی چیز کی حقیقت نہ بدلی تھی۔

جادوگروں کا سجدہ اور اعلانِ ایمان

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ اُلْقِیَ السَّحَرَةُ

فَغُلِبُوْا	هُنَالِكَ	وَ	انْقَلَبُوْا	صٰغِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾	وَ	اُلْقِیَ	السَّحَرَةُ
تو وہ مغلوب ہوگئے	وہیں	اور	پلٹے	ذلیل (ہوکر)	اور	ڈال دیئے گئے	جادوگر

تو وہ وہیں مغلوب ہوگئے اور ذلیل ہو کر پلٹے ○ اور جادوگر سجدے میں

سٰجِدِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾

سٰجِدِیْنَ ﴿۱۲۰﴾	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا	بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾
سجدہ کرنے والے (سجدے میں)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لائے	تمام جہانوں کے رب پر

گرا دیئے گئے ○ وہ کہنے لگے: ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے ○

فرعون کا جادوگروں سے کلام اور سخت سزا کی دھمکی

رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ

رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	قَالَ	فِرْعَوْنُ	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ
(جو) موسیٰ اور ہارون کا رب (ہے)	کہا	فرعون (نے)	تم ایمان لے آئے	اس پر

جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ○ فرعون نے کہا: تم اس پر ایمان لے آئے

قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ

قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ	لَكُمْ	اِنَّ	هٰذَا	لَمَكْرٌ
(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تمہیں	بیشک	یہ	ضرور بڑا دھوکا (ہے)

قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ یہ تو بہت بڑا دھوکا ہے

مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ

مَّكَرْتُمُوْهُ	فِی الْمَدِیْنَةِ	لِتُخْرِجُوْا (1)	مِنْهَا	اَهْلَهَا
تم نے کیا ہے اسے	(اس) شہر میں	تاکہ نکال دو	اس (شہر) سے	اس کے (اصل) باشندوں (کو)

جو تم نے اس شہر میں کیا ہے تاکہ تم شہر کے لوگوں کو اس سے نکال دو

(1) ...... اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور نیک اعمال کو نقصان دہ اور اپنی دنیا کی تباہی کا ذریعہ سمجھنا کافروں کا طریقہ ہے۔ حقیقی مومن کے نزدیک یہ چیزیں دنیا اور آخرت دونوں میں مفید تر ہوتی ہیں۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	لَاُقَطِّعَنَّ	اَيْدِيَكُمْ	وَ	اَرْجُلَكُمْ
تو عنقریب تم جان جاؤ گے	بیشک میں ضرور کاٹ دوں گا	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے پاؤں

تو اب تم جان جاؤ گے ○ میں ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا

مِّنْ خِلَافٍ	ثُمَّ	لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾	قَالُوْٓا
مخالف طرفوں سے	پھر	بیشک میں ضرور سولی دے دوں گا تم سب کو	انہوں نے کہا

کاٹ دوں گا پھر تم سب کو پھانسی دے دوں گا ○ (جادوگر) کہنے لگے:

جادوگروں کا جرأت مندانہ جواب اور بارگاہِ الٰہی میں دعا

اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ

اِنَّآ	اِلٰى رَبِّنَا	مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ (1)	وَ	مَا تَنْقِمُ	مِنَّآ	اِلَّآ	اَنْ
بیشک ہم	اپنے رب کی طرف	پلٹنے والے (ہیں)	اور	تمہیں نہیں برا لگا	ہم سے	سوائے	یہ کہ

بیشک ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ○ اور تجھے ہماری طرف سے یہی بات بری لگی ہے کہ

اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ

اٰمَنَّا	بِاٰيٰتِ رَبِّنَا	لَمَّا	جَآءَتْنَا	رَبَّنَآ
ہم ایمان لے آئے	اپنے رب کی نشانیوں پر	جب	وہ آئیں ہمارے پاس	اے ہمارے رب

ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لے آئے جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب!

سرداروں کا فرعون کو بنی اسرائیل کے خلاف بر انگیختہ کرنا

ع ۱۴ ۱۸

اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع وَ

اَفْرِغْ	عَلَيْنَا	صَبْرًا	وَّ	تَوَفَّنَا	مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ (2)	وَ
انڈیل دے	ہمارے اوپر	صبر	اور	موت عطا فرما ہمیں	مسلمان (ہونے کی حالت میں)	اور

ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں حالتِ اسلام میں موت عطا فرما ○ اور

(1)...... مومن کے دل میں جذبۂ ایمانی کے غلبے کے وقت غیرُ اللہ کا خوف نہیں ہوتا، اسی لئے حق قبول کرنے کے بعد ان جادوگروں کا حال یہ ہوا کہ فرعون کی ایسی ہوش ربا سزا سن کر بھی ان کے قدم ڈگمگائے نہیں بلکہ انہوں نے علی الاعلان فرعون کے منہ پر اس کی دھمکی کا بڑی جرأت کے ساتھ جواب دیا اور اپنے ایمان کو کسی تقیہ کے غلاف میں نہ لپیٹا۔ (2)...... یہ لوگ شروع دن میں جادوگر تھے اور اسی روز مومن بنے اور دن کے آخر میں شہید ہوگئے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی برکت سے ایک ہی دن میں ایمان، صحابیت اور شہادت کا مرتبہ پالیا۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ

قَالَ	الْمَلَاُ	مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	اَتَذَرُ	مُوْسٰى	وَ
کہا	سرداروں (نے)	فرعون کی قوم میں سے	کیا تو چھوڑ دے گا	موسیٰ	اور

قومِ فرعون کے سردار بولے: کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو

قَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَ

قَوْمَهٗ	لِيُفْسِدُوْا	فِي الْاَرْضِ	وَ	يَذَرَكَ	وَ
اس کی قوم (کو)	تاکہ وہ فساد پھیلائیں	زمین میں	اور	موسیٰ چھوڑے رکھے تجھے	اور

اس لیے چھوڑ دے گا تاکہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اور وہ موسیٰ تجھے اور

اٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

اٰلِهَتَكَ[1]	قَالَ	سَنُقَتِّلُ	اَبْنَآءَهُمْ	وَ
تیرے (مقرر کردہ) معبودوں (کو)	فرعون نے کہا	عنقریب ہم قتل کریں گے	ان کے بیٹے	اور

تیرے مقرر کئے ہوئے معبودوں کو چھوڑے رکھے۔ (فرعون نے) کہا: اب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور

نَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ

نَسْتَحْيٖ	نِسَآءَهُمْ	وَ	اِنَّا	فَوْقَهُمْ	قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾[2]	قَالَ
زندہ رکھیں گے	ان کی عورتیں، بچیاں	اور	بیشک ہم	ان کے اوپر	غالب (ہیں)	فرمایا

ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور بیشک ہم ان پر غالب ہیں ○ موسیٰ نے

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ

مُوْسٰى	لِقَوْمِهِ	اسْتَعِيْنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	اصْبِرُوْا	اِنَّ	الْاَرْضَ
موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	تم مدد چاہو	اللہ سے	اور	صبر کرو	بیشک	زمین

اپنی قوم سے فرمایا: اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو۔ بیشک زمین کا

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو سمجھانا

1 ...... فرعون نے اپنی قوم کے لئے بُت بنوا دیئے تھے جن کی عبادت کرنے کا حکم دیتا اور کہتا تھا کہ "میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بتوں کا بھی۔"

2 ...... فرعون نے یہ بات عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لئے کہی اور اِس سے اُس کا مقصود یہ تھا کہ عوام کو پتا چل جائے کہ اس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کو کسی عجز یا خوف کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ وہ جب چاہے انہیں پکڑ سکتا ہے۔ یہ بات وہ اپنے منہ سے کہتا تھا جبکہ فرعون کا حال یہ تھا کہ اس کا دل حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے رعب سے بھرا ہوا تھا۔

قوم کی عرض اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تسلی بخش جواب

لِلّٰهِ ۚ قف يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ

لِلّٰهِ	يُوْرِثُهَا	مَنْ	يَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ
اللہ کی (ملک ہے)	وہ وارث بنادیتا ہے اس کا	جسے	چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور

مالک اللہ ہے، وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے وارث بنادیتا ہے اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ

الْعَاقِبَةُ	لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾	قَالُوْۤا	اُوْذِيْنَا	مِنْ قَبْلِ
اچھا انجام	پرہیز گاروں کے لئے (ہے)	(قوم نے) کہا	ہمیں ستایا گیا	پہلے

اچھا انجام پرہیز گاروں کیلئے ہی ہے ○ (قوم نے) کہا: ہمیں آپ کے تشریف لانے سے پہلے بھی

اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ

اَنْ تَاْتِيَنَا	وَ	مِنْۢ بَعْدِ	مَا جِئْتَنَا	قَالَ
آپ کے ہمارے پاس آنے (سے)	اور	بعد	آپ کے ہمارے پاس آنے (کے)	فرمایا

اور تشریف آوری کے بعد بھی ستایا گیا ہے۔ (موسیٰ نے) فرمایا:

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ

عَسٰى	رَبُّكُمْ	اَنْ	يُّهْلِكَ	عَدُوَّكُمْ	وَ
قریب ہے	تمہارا رب	کہ	وہ ہلاک کردے گا	تمہارے دشمن (کو)	اور

عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کردے گا اور

فرعونیوں پر مختلف عذابوں کی تفصیل

يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع وَلَقَدْ

ع۱۵ ۵

يَسْتَخْلِفَكُمْ	فِي الْاَرْضِ (1)	فَيَنْظُرَ	كَيْفَ	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾	وَ	لَقَدْ
وہ جانشین بنادے گا تمہیں	زمین میں	پھر دیکھے گا	کیسے	تم کام کرتے ہو	اور	ضرور بیشک

تمہیں زمین میں جانشین بنادے گا پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے کام کرتے ہو ○ اور بیشک

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عطائے الٰہی سے آئندہ پیش آنے والے غیب کے واقعات بلاکم وکاست بیان فرمادیئے اور جیسا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ فرعون اپنی قوم کے ساتھ ہلاک کردیا گیا اور بنی اسرائیل ملک مصر کے مالک ہوئے۔

اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

لَعَلَّهُمْ	بِالسِّنِیْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ	اٰلَ فِرْعَوْنَ	اَخَذْنَاۤ
تاکہ وہ	کئی سالوں کے قحط اور پھلوں کی کمی سے	فرعون والوں (کو)	ہم نے پکڑ لیا

ہم نے فرعونیوں کو کئی سال کے قحط اور پھلوں کی کمی میں گرفتار کردیا تاکہ

یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا

لَنَا	قَالُوْا	الْحَسَنَةُ	جَآءَتْهُمُ	فَاِذَا	یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾
ہمارے لئے (ہے)	(تو) کہتے	بھلائی	آتی ان کے پاس	توجب	نصیحت حاصل کریں

وہ نصیحت حاصل کریں ○ توجب انہیں بھلائی ملتی تو کہتے یہ

هٰذِهٖ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ

مَنْ	وَ	بِمُوْسٰى	یَّطَّیَّرُوْا (1)	سَیِّئَةٌ	تُصِبْهُمْ	اِنْ	وَ	هٰذِهٖ
جو	اور	موسیٰ سے	(تو) بدشگونی لیتے	کوئی برائی	پہنچتی انہیں	اگر	اور	یہ

ہمارے لئے ہے اور جب برائی پہنچتی تو اسے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی

مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓىٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ

لٰكِنَّ	وَ	عِنْدَ اللّٰهِ	طٰٓىٕرُهُمْ	اِنَّمَا	اَلَاۤ	مَّعَهٗ
لیکن	اور	اللہ کے پاس (ہے)	ان کی نحوست	صرف	سن لو	اس کے ساتھ (ہیں)

نحوست قرار دیتے۔ سن لو! ان کی نحوست اللہ ہی کے پاس ہے لیکن

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ

تَاْتِنَا بِهٖ	مَهْمَا	قَالُوْا	وَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾	اَكْثَرَهُمْ
تم لے آؤ ہمارے پاس اسے	کیسی ہی	انہوں نے کہا	اور	نہیں جانتے	ان میں اکثر

ان میں اکثر نہیں جانتے ○ اور (فرعونیوں نے) کہا: (اے موسیٰ!) تم ہمارے اوپر

1 ...... مشرک قوموں میں مختلف چیزوں سے براشگون لینے کی رسم بہت پرانی ہے اور ان کے توہم پرست مزاج ہر چیز سے اثر قبول کرلیتے، جیسے کوئی شخص کسی کام کو نکلا اور راستے میں کالی بلی سامنے سے گزر گئی یا کسی مخصوص پرندے کی آواز کان میں پڑ گئی تو فوراً گھر واپس لوٹ آتا۔ اسی طرح کسی کے آنے کو یا بعض دنوں اور مہینوں کو منحوس سمجھنا ان کے ہاں عام تھا۔ اسی طرح کے تصورات اور خیالات ہمارے معاشرے میں بھی بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام نے اس طرح کی توہم پرستی کو باطل قرار دیا ہے اور ایسی بدشگونیاں شرعاً درست نہیں۔

مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ

مِنْ	اٰیَةٍ	لِّتَسْحَرَنَا	بِهَا	فَمَا نَحْنُ	لَكَ
سے (یعنی)	نشانی	تاکہ تم جادو کرو ہمارے اوپر	اس کے ذریعے	پھر (بھی) ہم نہیں	تم پر

جادو کرنے کے لئے ہمارے پاس کیسی بھی نشانی لے آؤ، ہم ہرگز تم پر

بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ

بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾	فَاَرْسَلْنَا [1]	عَلَیْهِمُ	الطُّوْفَانَ	وَ	الْجَرَادَ	وَ	الْقُمَّلَ
ایمان لانے والے	تو ہم نے بھیج دیا	ان کے اوپر	طوفان	اور	ٹڈی	اور	پِسُّو (یا) جوئیں

ایمان لانے والے نہیں ○ تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور پِسُّو (یا جوئیں)

وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا

وَ	الضَّفَادِعَ	وَ	الدَّمَ	اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ	فَاسْتَكْبَرُوْا	وَ	كَانُوْا
اور	مینڈک	اور	خون	جدا جدا نشانیاں	تو انہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے

اور مینڈک اور خون کی جدا جدا نشانیاں بھیجیں تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسٰى

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۱۳۳﴾	وَ	لَمَّا	وَقَعَ	عَلَیْهِمُ	الرِّجْزُ	قَالُوْا	یٰمُوْسٰى
جرم کرنے والے لوگ	اور	جب	واقع ہوتا	ان پر	عذاب	(تو) کہتے	اے موسیٰ

مجرم قوم تھی ○ اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے، اے موسیٰ!

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ

ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	بِمَا	عَهِدَ	عِنْدَكَ
دعا کرو	ہمارے لیے	اپنے رب (سے)	(اس کے) سبب جو	اس نے عہد کیا	تمہارے پاس

ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے۔

عذاب آنے پر فرعونیوں کی موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فریاد

[1]......جب فرعون اور اس کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے سے صاف صاف انکار کر دیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن کے خلاف دعا کی جو قبول ہوئی اور اس دعائے ضرر کے بعد فرعون اور اس کی قوم پر جو عذاب آئے ان کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص414 کا مطالعہ فرمائیں۔

لَىِٕنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ

لَىِٕنْ	كَشَفْتَ (1)	عَنَّا	الرِّجْزَ	لَنُؤْمِنَنَّ	لَكَ	وَ
بیشک اگر	تم اٹھادو گے	ہم سے	عذاب	(تو) بیشک ہم ضرور ایمان لائیں گے	تم پر	اور

بیشک اگر آپ ہم سے عذاب اٹھادو گے تو ہم ضرور آپ پر ایمان لائیں گے اور

رفعِ عذاب کے بعد فرعونیوں کا حال

لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ

لَنُرْسِلَنَّ	مَعَكَ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۳۴﴾	فَلَمَّا	كَشَفْنَا	عَنْهُمُ
بیشک ہم ضرور بھیج دیں گے	تمہارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	پھر جب	ہم اٹھالیتے	ان سے

ضرور ہم بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر دیں گے ○ پھر جب ہم ان سے اس مدت تک کے لئے

الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

الرِّجْزَ	اِلٰۤى اَجَلٍ	هُمْ	بٰلِغُوْهُ	اِذَا	هُمْ	یَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾
عذاب	ایک مدت تک	وہ	پہنچنے والے (تھے) اس تک	(تو) جبھی	وہ	(اپنا عہد) توڑ دیتے

عذاب اٹھالیتے جس تک انہیں پہنچنا تھا تو وہ فوراً (اپنا عہد) توڑ دیتے ○

فرعونیوں کی ہلاکت اور اس کے اسباب

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا

فَانْتَقَمْنَا (2)	مِنْهُمْ	فَاَغْرَقْنٰهُمْ	فِی الْیَمِّ	بِاَنَّهُمْ	كَذَّبُوْا
تو ہم نے بدلہ لیا	ان سے	تو ہم نے ڈبو دیا انہیں	دریا میں	(اس کے) سبب کہ وہ	جھٹلاتے

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو دیا کیونکہ انہوں نے

بنی اسرائیل پر انعامِ الٰہی اور فرعونیوں کے اموال کی بربادی

بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ اَوْرَثْنَا

بِاٰیٰتِنَا	وَ	كَانُوْا	عَنْهَا	غٰفِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾	وَ	اَوْرَثْنَا
ہماری آیتوں کو	اور	وہ تھے	ان سے	لاپرواہی کرنے والے	اور	ہم نے وارث بنادیا

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے بالکل غافل رہے ○ اور ہم نے

1 ...... فرعونیوں کو بھی معلوم تھا کہ عذابِ الٰہی سے مشکل کشائی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے ہی ہوگی، اسی لئے مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کو مشکل کشا اور حاجت روا کہا جاتا ہے۔

2 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ جب بار بار فرعونیوں کو عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو جو میعاد اُن کے لئے مقرر فرمائی گئی تھی وہ پوری ہونے کے بعد اُنہیں اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل میں غرق کر کے ہلاک کر دیا۔

الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ				
الْقَوْمَ	الَّذِیْنَ	كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ	مَشَارِقَ الْاَرْضِ	وَ
(ان)لوگوں(کو)	جو	کمزور سمجھے جاتے تھے	زمین کے مشرقوں	اور
اس قوم کو جسے دبایا گیا تھا اُس زمین کے مشرقوں اور				

مَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَ تَمَّتْ					
مَغَارِبَهَا	الَّتِیْ	بٰرَكْنَا	فِیْهَا	وَ	تَمَّتْ
اس کے مغربوں(کا)	جس(میں)	ہم نے برکت رکھی	اس میں	اور	پوری ہوگئی
مغربوں کا مالک بنادیا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور بنی اسرائیل پر					

كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ				
كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى	عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	بِمَا	صَبَرُوْا [1]	وَ
تیرے رب کی اچھی بات	بنی اسرائیل پر	(اس کے)بدلے جو	انہوں نے صبر کیا	اور
ان کے صبر کے بدلے میں تیرے رب کا اچھا وعدہ پورا ہو گیا اور				

دَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا							
دَمَّرْنَا	مَا	كَانَ یَصْنَعُ	فِرْعَوْنُ	وَ	قَوْمُهٗ	وَ	مَا
ہم نے برباد کر دیا	(اسے)جو	بناتا تھا	فرعون	اور	اس کی قوم	اور	جو
ہم نے وہ سب تعمیرات برباد کر دیں جو فرعون اور اس کی قوم بناتی تھی اور وہ عمارتیں							

كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا					
كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾	وَ	جٰوَزْنَا	بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	الْبَحْرَ	فَاَتَوْا
وہ(عمارتیں)بلند کرتے تھے	اور	ہم نے پار کر دیا	بنی اسرائیل کو	دریا(سے)	تو وہ آئے
جنہیں وہ بلند کرتے تھے ○ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا تو ان کا گزر					

دریا عبور کرنے کے بعد بنی اسرائیل کا جاہلانہ مطالبہ

ع۱۶

[1]......بنی اسرائیل کو ان کے صبر کی وجہ سے عزت، غلبہ، خوشحالی اور حکمرانی نصیب ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ صبر بہت باعثِ فضیلت عمل ہے۔

عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى

عَلٰى قَوْمٍ	يَّعْكُفُوْنَ	عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ	قَالُوْا[1]	يٰمُوْسَى
ایک قوم پر	وہ جم کر بیٹھے تھے	اپنے بتوں پر (کے آگے)	(بنی اسرائیل نے) کہا	اے موسیٰ

ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جو اپنے بتوں کے آگے جم کر بیٹھے ہوئے تھے۔(بنی اسرائیل نے) کہا: اے موسیٰ!

اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ

اجْعَلْ	لَّنَاۤ	اِلٰهًا	كَمَا	لَهُمْ	اٰلِهَةٌ	قَالَ
بنادو	ہمارے لئے	ایک معبود	جیسے	ان کے لئے	کئی معبود (ہیں)	فرمایا

ہمارے لئے بھی ایسا ہی ایک معبود بنادو جیسے ان کے لئے کئی معبود ہیں۔(موسیٰ نے) فرمایا:

اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ

اِنَّكُمْ	قَوْمٌ	تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	مُتَبَّرٌ
یقیناً تم	لوگ	جاہل ہو	بیشک	یہ لوگ	برباد ہونے والا (ہے)

تم یقیناً جاہل لوگ ہو○ بیشک یہ لوگ جس کام میں پڑے ہوئے ہیں

مَّا هُمْ فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ

مَّا هُمْ فِيْهِ	وَ	بٰطِلٌ	مَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾	قَالَ
(وہ کام) جس میں وہ (پڑے ہیں)	اور	باطل (ہے)	جو کچھ	وہ کر رہے ہیں	(موسیٰ نے) فرمایا

وہ سب برباد ہونے والا ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ سب باطل ہے○ (موسیٰ نے) فرمایا:

اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ

اَغَيْرَ اللّٰهِ	اَبْغِيْكُمْ	اِلٰهًا	وَّ	هُوَ	فَضَّلَكُمْ
کیا اللہ کے سوا	میں تلاش کروں تمہارے لئے	کوئی معبود	اور (حالانکہ)	وہ	اس نے فضیلت دی تمہیں

کیا تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان والوں پر

1..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ عرض سارے بنی اسرائیل نے نہ کی تھی کیونکہ ان میں حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور دیگر بزرگ اولیاء اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم بھی تھے، بلکہ اُن لوگوں نے کی تھی جو ابھی تک راسخ الایمان نہ ہوئے تھے۔

بنی اسرائیل کو احساناتِ الٰہیہ کی یاد دہانی

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾	وَ	اِذْ	اَنْجَيْنٰكُمْ	مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
سارے جہان (والوں) پر	اور	جب	ہم نے نجات دی تمہیں	فرعون والوں سے

فضیلت عطا فرمائی ہے ○ اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ

يَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	يُقَتِّلُوْنَ	اَبْنَآءَكُمْ	وَ	يَسْتَحْيُوْنَ
وہ دیتے تمہیں	بری سزا	قتل کردیتے	تمہارے بیٹے	اور	زندہ رہنے دیتے

جو تمہیں بہت بری سزا دیتے، تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو

نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

نِسَآءَكُمْ	وَ	فِيْ ذٰلِكُمْ	بَلَآءٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
تمہاری عورتیں، بچیاں	اور	اس (سزا) میں	آزمائش (تھی)	تمہارے رب کی طرف سے

زندہ رکھتے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی

حصولِ تورات کیلئے موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طور پر جانے کا واقعہ

عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا

عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾	وَ	وٰعَدْنَا [1]	مُوْسٰى	ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً	وَّ	اَتْمَمْنٰهَا
بڑی	اور	ہم نے وعدہ فرمایا	موسیٰ (سے)	تیس راتوں (کا)	اور	ہم نے پورا کردیا انہیں

آزمائش تھی ○ اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ان میں

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَ

بِعَشْرٍ	فَتَمَّ	مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ	اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً	وَ
(مزید) دس (راتوں) سے	تو پوری ہوگئی	اس کے رب کی مقررہ مدت	چالیس راتیں	اور

دس (راتوں) کا اضافہ کرکے پورا کردیا تو اس کے رب کا وعدہ چالیس راتوں کا پورا ہو گیا اور

1 ...... فرعون کی ہلاکت کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں تورات عطا کئے جانے کی دعا کی تو تیس راتوں کیلئے کوہِ طور پر آنے کا وعدہ فرمایا گیا اور ان ایام میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے بھائی حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا نائب مقرر کر کے کوہِ طور کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں جب عبادت و ریاضت میں تیس دن پورے ہوگئے تو بارگاہِ الٰہی میں مناجات سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مسواک کر لی تاکہ منہ سے مہک نہ آئے۔ اس پر انہیں مزید دس دن روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ ان روزوں کی ابتداء ذوالقعدہ کی پہلی تاریخ سے ہوئی، پھر ذوالحجہ کے دس دن =

قَالَ مُوْسٰى لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَ

قَالَ	مُوْسٰى	لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ	اخْلُفْنِیْ	فِیْ قَوْمِیْ	وَ
کہا	موسیٰ (نے)	اپنے بھائی ہارون سے	تم نائب رہنا میرے	میری قوم میں	اور

موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: تم میری قوم میں میرا نائب رہنا اور

اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَ لَمَّا

اَصْلِحْ	وَ	لَا تَتَّبِعْ	سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴۲﴾ (1)	وَ	لَمَّا
(ان کی) اصلاح کرنا	اور	نہ چلنا	فساد کرنے والوں کے راستے (پر)	اور	جب

اصلاح کرنا اور فسادیوں کے راستے پر نہ چلنا○ اور جب

جَآءَ مُوْسٰى لِمِیْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ

جَآءَ	مُوْسٰى	لِمِیْقَاتِنَا	وَ	كَلَّمَهٗ	رَبُّهٗ
آیا	موسیٰ	ہمارے مقرر کردہ وقت پر	اور	کلام فرمایا اس سے	اس کے رب (نے)

موسیٰ ہمارے وعدے کے وقت پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے اس سے کلام فرمایا،

قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ

قَالَ	رَبِّ	اَرِنِیْۤ	اَنْظُرْ	اِلَیْكَ
(تو) موسیٰ نے عرض کی	اے میرے رب	مجھے (اپنا جلوہ) دکھا	(تاکہ) میں دیدار کرلوں	تیرا

تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھا تاکہ میں تیرا دیدار کرلوں۔

قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ

قَالَ	لَنْ تَرٰىنِیْ (2)	وَ	لٰكِنِ	انْظُرْ	اِلَى الْجَبَلِ
(اللہ نے) فرمایا	تو ہرگز نہ دیکھ سکے گا مجھے	اور	البتہ	تو دیکھ	(اس) پہاڑ کی طرف

(اللہ نے) فرمایا: تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، البتہ اس پہاڑ کی طرف دیکھ،

موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلامِ الٰہی اور آپ کا مطالبۂ دیدار کرنا

تجلی ربانی اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حال

=مزید شامل ہوئے تھے۔

1...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ فرمان درحقیقت آپ کے واسطے سے بنی اسرائیل کے لئے تھا ورنہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تو فسادیوں کے راستے پر چلنے سے معصوم ہیں، نیز یہ کلام تاکید واستقامت کے طور پر بھی ہو سکتا ہے۔ 2......اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ناممکن ہے کیونکہ اگر یہ ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہرگز اس کی دعا نہ کرتے کیونکہ محال کی دعا مانگنا جائز نہیں ہوتا=

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى

فَاِنِ اسْتَقَرَّ	مَكَانَهٗ	فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ	فَلَمَّا	تَجَلّٰى
تو اگر وہ ٹھہرا رہا	اپنی جگہ (پر)	تو عنقریب تو دیکھ لے گا مجھے	پھر جب	تجلی فرمائی

یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى

رَبُّهٗ	لِلْجَبَلِ	جَعَلَهٗ	دَكًّا	وَّ	خَرَّ	مُوْسٰى
اس کے رب (نے)	پہاڑ پر	(تو) کر دیا اسے	ریزہ ریزہ	اور	گر گئے	موسیٰ

پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر

صَعِقًاۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ

صَعِقًا	فَلَمَّاۤ	اَفَاقَ	قَالَ	سُبْحٰنَكَ
بے ہوش (ہو کر)	پھر جب	انہیں ہوش آیا	(تو) عرض کی	تو پاک ہے

گر گئے پھر جب ہوش آیا تو عرض کی: تو پاک ہے،

تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ (١٤٣) قَالَ یٰمُوْسٰۤى

تُبْتُ اِلَیْكَ	وَ	اَنَا	اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ (١٤٣)	قَالَ	یٰمُوْسٰۤى
میں رجوع لایا تیری طرف	اور	میں	سب سے پہلا مسلمان (ہوں)	فرمایا	اے موسیٰ

میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (اللہ نے) فرمایا: اے موسیٰ!

اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ﳲ

اِنِّیْ	اصْطَفَیْتُكَ	عَلَى النَّاسِ (١)	بِرِسٰلٰتِیْ	وَ	بِكَلَامِیْ
بیشک میں (نے)	منتخب کر لیا تجھے	لوگوں پر	اپنی رسالتوں کے ساتھ	اور	اپنے کلام کے ساتھ

میں نے اپنی رسالتوں اور اپنے کلام کے ساتھ تجھے لوگوں پر منتخب کر لیا

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر خصوصی انعامات

═ اور اللہ تعالیٰ نے بھی دعا مانگنے کو ناجائز قرار نہیں دیا بلکہ دنیا میں اس کی عدمِ قبولیت کو بیان کیا ہے یونہی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے دیکھنے کی نفی کی ہے، یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں۔

(1)...... یہاں "لوگوں" سے مراد حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے زمانے کے لوگ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ عزت و مرتبے اور شرافت و وجاہت والے تھے کیونکہ آپ صاحبِ شریعت تھے اور آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب تورات بھی نازل ہوئی ═

تورات کی عظمت وشان اور اس سے متعلق احکام

فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا

كَتَبْنَا	وَ	مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾	كُنْ	وَ	اٰتَیْتُكَ	مَاۤ	فَخُذْ
ہم نے لکھ دی	اور	شکر گزاروں میں سے	ہو جاؤ	اور	میں نے دیا تجھے	جو	تو لے لو

تو جو میں نے تمہیں عطا فرمایا ہے اسے لے لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ○ اور ہم نے

لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا

فَخُذْهَا	تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ	وَّ	مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً (2)	فِی الْاَلْوَاحِ (1)	لَهٗ
تو پکڑ لو اسے	ہر چیز کی تفصیل	اور	ہر چیز کی نصیحت	تختیوں میں	اس کے لیے

اس کے لیے (تورات کی) تختیوں میں ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی (اور فرمایا) اسے مضبوطی سے

بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ

بِاَحْسَنِهَا (3)	یَاْخُذُوْا	قَوْمَكَ	اْمُرْ	وَّ	بِقُوَّةٍ
اس کی بہترین باتوں کو	وہ اختیار کریں	اپنی قوم (کو)	حکم دو	اور	مضبوطی کے ساتھ

پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں۔

ناحق تکبر کا شرعی اور متکبرین کا حال

سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ

عَنْ اٰیٰتِیَ	سَاَصْرِفُ	دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾	سَاُورِیْكُمْ
اپنی آیتوں سے	عنقریب میں پھیر دوں گا	نافرمانوں کا گھر	عنقریب میں دکھاؤں گا تمہیں

عنقریب میں تمہیں نافرمانوں کا گھر دکھاؤں گا○ اور میں اپنی آیتوں سے

الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَ اِنْ یَّرَوْا

یَّرَوْا	اِنْ	وَ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	فِی الْاَرْضِ	یَتَكَبَّرُوْنَ	الَّذِیْنَ
وہ دیکھ لیں	اگر	اور	حق کے بغیر، ناحق	زمین میں	تکبر کرتے ہیں	ان لوگوں کو جو

ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور اگر وہ

═ اور ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پھر حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام کائنات میں سب سے افضل ہیں۔

(1)...... اس سے مراد تورات کی تختیاں ہیں، یہ زبرجد یا زمرد کی تھیں اور ان کی تعداد سات یا دس تھی۔ (2)...... بنی اسرائیل کو اپنے دین میں حلال حرام اور اچھی بری چیزوں سے متعلق جن احکام کی ضرورت تھی وہ سب تورات میں لکھی ہوئی تھیں۔ (3)...... اس کا معنی یہ ہے کہ تورات میں جو احکام مذکور ہیں ان میں جو زیادہ بہتر ہو اسے اختیار کرنے کا حکم دو کیونکہ تورات میں عزیمت اور رخصت، جائز اور مستحب امور کا بھی ذکر ہے۔ عزیمت پر عمل کرنا رخصت پر عمل کے ═

کُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤۡمِنُوۡا بِهَا ۚ وَ اِنۡ یَّرَوۡا سَبِیۡلَ الرُّشۡدِ

سَبِیۡلَ الرُّشۡدِ	یَّرَوۡا	اِنۡ	وَ	بِهَا	لَّا یُؤۡمِنُوۡا	کُلَّ اٰیَةٍ
ہدایت کی راہ	وہ دیکھ لیں	اگر	اور	ان پر	(تو بھی) ایمان نہیں لاتے	سب نشانیاں

سب نشانیاں دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہیں لاتے اور اگر وہ ہدایت کی راہ دیکھ لیں

لَا یَتَّخِذُوۡهُ سَبِیۡلًا ۚ وَ اِنۡ یَّرَوۡا سَبِیۡلَ الۡغَیِّ یَتَّخِذُوۡهُ

یَتَّخِذُوۡهُ	سَبِیۡلَ الۡغَیِّ	یَّرَوۡا	اِنۡ	وَ	سَبِیۡلًا	لَا یَتَّخِذُوۡهُ
(تو) بنالیتے ہیں اسے	گمراہی کا راستہ	وہ دیکھ لیں	اگر	اور	(اپنا) راستہ	(تو) نہیں بناتے اسے

تو اسے اپنا راستہ نہیں بناتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے اپنا راستہ

سَبِیۡلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوۡا

كَانُوۡا	وَ	بِاٰیٰتِنَا	كَذَّبُوۡا	بِاَنَّهُمۡ	ذٰلِكَ	سَبِیۡلًا[1]
وہ تھے	اور	ہماری آیتوں کو	انہوں نے جھٹلایا	(اس کے) سبب کہ وہ	یہ	(اپنا) راستہ

بنالیتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور

عَنۡهَا غٰفِلِیۡنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ الَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ

وَ	بِاٰیٰتِنَا	كَذَّبُوۡا	الَّذِیۡنَ	وَ	غٰفِلِیۡنَ ﴿۱۴۶﴾	عَنۡهَا
اور	ہماری آیتوں کو	جھٹلایا	وہ لوگ جنہوں نے	اور	لاپرواہی کرنے والے	ان سے

ان سے غافل رہے○ اور جنہوں نے ہماری آیتوں اور

جھٹلانے والوں کے اعمال کی بربادی

لِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ؕ هَلۡ یُجۡزَوۡنَ اِلَّا

اِلَّا	یُجۡزَوۡنَ	هَلۡ	اَعۡمَالُهُمۡ	حَبِطَتۡ	لِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ
مگر	انہیں بدلہ دیا جائے گا	کیا (یعنی نہیں)	ان کے اعمال	برباد ہوگئے	آخرت کی ملاقات (کو)

آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تو ان کے تمام اعمال برباد ہوئے، انہیں ان کے اعمال ہی کا

==مقابلے میں بہتر ہے جیسے معاف کرنا بدلہ لینے سے بہتر ہے۔

1...... تکبر کے ہوتے ہوئے حق قبول کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے جبکہ سرکشی کا راستہ بڑا بھلا معلوم ہوتا ہے۔

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی اور اس کی مذمت

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ

مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾	وَ	اتَّخَذَ [1]	قَوْمُ مُوْسٰى	مِنْۢ بَعْدِهٖ
(اس کا) جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	بنالیا	موسیٰ کی قوم (نے)	اس کے بعد

بدلہ دیا جائے گا ○ اور موسیٰ کے پیچھے اس کی قوم نے

مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ

مِنْ حُلِیِّهِمْ	عِجْلًا	جَسَدًا	لَّهٗ	خُوَارٌ
اپنے زیورات سے	ایک بچھڑا (معبود)	بے جان	اس کی	گائے جیسی آواز (تھی)

اپنے زیورات سے ایک بے جان بچھڑے کو (معبود) بنالیا جس کی گائے جیسی آواز تھی۔

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَ لَا یَهْدِیْهِمْ

اَلَمْ یَرَوْا	اَنَّهٗ	لَا یُكَلِّمُهُمْ	وَ	لَا یَهْدِیْهِمْ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ وہ	کلام نہیں کرسکتا ان سے	اور	دکھا نہیں سکتا انہیں

کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ (بچھڑا) ان سے نہ کلام کرتا ہے اور نہ انہیں کوئی ہدایت

وقف لازم

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی پر ندامت اور رحمت و مغفرت کی دعا

سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَ لَمَّا

سَبِیْلًا	اِتَّخَذُوْهُ	وَ	كَانُوْا	ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾	وَ	لَمَّا
راستہ	انہوں نے بنالیا اسے (معبود)	اور	وہ تھے	ظلم کرنے والے	اور	جب

دیتا ہے؟ انہوں نے اسے (معبود) بنالیا اور وہ ظالم تھے ○ اور جب

سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ

سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ	وَ	رَاَوْا	اَنَّهُمْ	قَدْ	ضَلُّوْا
وہ گرائے گئے اپنے ہاتھوں میں (یعنی شرمندہ ہوئے)	اور	انہوں نے دیکھا	کہ وہ	یقیناً	گمراہ ہوگئے

شرمندہ ہوئے اور سمجھ گئے کہ وہ یقیناً گمراہ ہوگئے تھے

[1]...... جب حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرنے کیلئے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو ان کے جانے کے تیس دن بعد سامری نے بنی اسرائیل سے تمام زیوارت جمع کر کے ایک بے جان بچھڑا بنایا، پھر اس میں حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھوڑے کے سُم کے نیچے سے لی ہوئی خاک ڈالی تو اس کے اثر سے وہ گائے کی طرح ڈکارنے لگا اور سامری کے بہکانے پر بنی اسرائیل کے بارہ ہزار لوگوں کے علاوہ بقیہ سب نے اس بچھڑے کی پوجا کی۔ پھر جب پوجا کرنے والے اپنی اس کرتوت پر شرمندہ ہوئے اور سمجھ گئے کہ وہ یقیناً گمراہ ہوگئے تھے تو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں رحمت و مغفرت کی دعا کی۔

بچھڑا پرستی پر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا سخت ردِّعمل

قَالُوْا لَىٕنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ یَغْفِرْ لَنَا

قَالُوْا	لَىٕنْ	لَّمْ یَرْحَمْنَا	رَبُّنَا	وَ	یَغْفِرْ	لَنَا
(تو)انہوں نے کہا	ضرور اگر	رحم نہ کیا ہم پر	ہمارے رب (نے)	اور	مغفرت (نہ) فرمائی	ہماری

تو کہنے لگے: اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ فرمایا اور ہماری مغفرت نہ فرمائی

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى

لَنَكُوْنَنَّ	مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾	وَ	لَمَّا	رَجَعَ	مُوْسٰۤى
(تو)بیشک ہم ضرور ہو جائیں گے	نقصان اٹھانے والوں میں سے	اور	جب	لوٹے	موسیٰ

تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے ○ اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف

اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًاۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ

اِلٰى قَوْمِهٖ	غَضْبَانَ	اَسِفًا	قَالَ	بِئْسَمَا	خَلَفْتُمُوْنِیْ
اپنی قوم کی طرف	غضب ناک	افسردہ	(تو) فرمایا	کتنی بری	تم نے جانشینی کی میری

بہت زیادہ غم و غصے میں بھرے ہوئے لوٹے تو فرمایا: تم نے میرے بعد کتنا برا

مِنْۢ بَعْدِیْۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ

مِنْۢ بَعْدِیْ	اَعَجِلْتُمْ	اَمْرَ رَبِّكُمْ	وَ	اَلْقَى (1)	الْاَلْوَاحَ	وَ
میرے بعد	کیا تم نے جلدی کی	اپنے رب کے حکم (سے)	اور	موسیٰ نے ڈال دیں	تختیاں	اور

کام کیا، کیا تم نے اپنے رب کے حکم میں جلدی کی؟ اور موسیٰ نے تختیاں (زمین پر) ڈال دیں اور

اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ

اَخَذَ	بِرَاْسِ اَخِیْهِ	یَجُرُّهٗۤ	اِلَیْهِ	قَالَ	ابْنَ اُمَّ	اِنَّ
پکڑ لیا	اپنے بھائی کے سر کو	کھینچنے لگا اسے	اپنی طرف	کہا	(اے)میری ماں کے بیٹے	بیشک

اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ (ہارون نے) کہا: اے میری ماں کے بیٹے! بیشک

(1)...... یہاں صرف دینی حمیت اور فرطِ غضب کی وجہ سے جلدی میں ان تختیوں کو زمین پر رکھنا مراد ہے جسے قرآن پاک میں ڈالنے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس ڈالنے میں کسی بھی طرح تورات کی تختیوں کی بے حرمتی مقصود نہ تھی اور وہ جو منقول ہے کہ "بعض تختیاں ٹوٹ گئیں" یہ اگر درست ہے تو جلدی میں زمین پر رکھنے کی وجہ سے تختیاں ٹوٹی ہوں گی، نہ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے جان بوجھ کر انہیں توڑا تھا اور نہ ہی ان کو یہ گمان تھا کہ ایسا ہو جائے گا۔

الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ﳲ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ

الْقَوْمَ	اسْتَضْعَفُوْنِیْ	وَ	كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ	فَلَا تُشْمِتْ (1)	بِیَ
قوم (نے)	کمزور سمجھا مجھے	اور	وہ قریب تھے کہ قتل کر دیتے مجھے	تو تم نہ ہنساؤ	مجھ پر

قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالتے تو تم مجھ پر دشمنوں کو ہنسنے کا

الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۵۰ قَالَ رَبِّ

الْاَعْدَآءَ	وَ	لَا تَجْعَلْنِیْ	مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۵۰	قَالَ	رَبِّ
دشمنوں (کو)	اور	نہ بناؤ مجھے	ظالم لوگوں کے ساتھ	عرض کی	اے میرے رب

موقع نہ دو اور مجھے ظالموں کے ساتھ نہ ملا ○ عرض کی: اے میرے رب!

اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ﳲ وَ اَنْتَ

اغْفِرْ (2)	لِیْ	وَ	لِاَخِیْ	وَ	اَدْخِلْنَا	فِیْ رَحْمَتِكَ	وَ	اَنْتَ
بخش دے	مجھے	اور	میرے بھائی کو	اور	داخل فرما ہمیں	اپنی رحمت میں	اور	تو

مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو

اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝۱۵۱ؑ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا

اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝۱۵۱	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوا
سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	بنالیا

سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کو

الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ

الْعِجْلَ	سَیَنَالُهُمْ	غَضَبٌ	مِّنْ رَّبِّهِمْ	وَ	ذِلَّةٌ
بچھڑے (کو معبود)	عنقریب پہنچے گا انہیں	غضب	ان کے رب کی طرف سے	اور	ذلت ورسوائی

(معبود) بنالیا عنقریب انہیں دنیا کی زندگی میں ان کے رب کا غضب اور ذلت

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دعائے مغفرت کرنا

ع ۱۸ / ۸

بچھڑا پرستوں کے لئے غضبِ ربانی اور دنیاوی ذلت کی خبر

1 ...... شماتت کا معنی ہے کسی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار کرنا۔ فی زمانہ دینی اور دنیوی دونوں شعبوں میں شماتت کے نظارے بہت عام ہیں، مذہبی لوگ اور اسی طرح کاریگر، دوکاندار، کارخانے، فیکٹری یا مل میں ملازمت کرنے والوں، یونہی کسی کمپنی، ادارے یا بینک میں جاب کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد بھی شماتت یعنی اپنے مسلمان بھائی پر آنے والی مصیبت پر خوش ہونے کے مذموم فعل میں مبتلا نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔

2 ...... یہ دعائے مغفرت امت کی تعلیم کے لئے ہے، ورنہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

سچی توبہ کرنے والوں کے لئے بشارت

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَ

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾	وَ
دنیا کی زندگی میں	اور	ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	بہتان باندھنے والوں (کو)	اور

پہنچے گی اور ہم بہتان باندھنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اور

الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَ

الَّذِيْنَ	عَمِلُوا	السَّيِّاٰتِ	ثُمَّ	تَابُوْا [1]	مِنْۢ بَعْدِهَا	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	عمل کئے	برے	پھر	انہوں نے توبہ کرلی	ان کے بعد	اور

وہ لوگ جنہوں نے برے اعمال کئے پھر ان کے بعد توبہ کرلی اور

اٰمَنُوْۤا ۫ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	رَبَّكَ	مِنْۢ بَعْدِهَا	لَغَفُوْرٌ
ایمان لے آئے	(تو) بیشک	تمہارا رب	اس (توبہ وایمان) کے بعد	ضرور بخشنے والا

ایمان لے آئے تو بیشک اس توبہ وایمان کے بعد تمہارا رب بخشنے والا

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تورات کی تختیاں اٹھانا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ

رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾	وَ	لَمَّا	سَكَتَ	عَنْ مُّوْسَى	الْغَضَبُ	اَخَذَ
مہربان (ہے)	اور	جب	تھم گیا	موسیٰ سے (کا)	غصہ	(تو) اس نے پکڑ لیں

مہربان ہے ○ اور جب موسیٰ کا غصہ تھم گیا تو اس نے تختیاں

الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ

الْاَلْوَاحَ	وَ	فِيْ نُسْخَتِهَا	هُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّلَّذِيْنَ	هُمْ
تختیاں	اور	ان (تختیوں) کی تحریر میں	ہدایت	اور	رحمت (ہے)	ان لوگوں کے لیے جو	وہ

اٹھالیں اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے ان کے لیے جو

1 ...... اس آیت میں گناہ کے بعد توبہ کرنے والوں کیلئے بہت بڑی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کا ذکر ہے۔ نیز اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ اُن سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے اُن سب کو معاف فرماتا ہے۔

کوہ طور پر 70 اسرائیلیوں کی ہلاکت اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ اخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا

لِرَبِّهِمْ	یَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾	وَ	اخْتَارَ	مُوْسٰى	قَوْمَهٗ	سَبْعِیْنَ رَجُلًا (1)
اپنے رب سے	ڈرتے ہیں	اور	منتخب کرلیے	موسیٰ (نے)	اپنی قوم (سے)	ستر مرد

اپنے رب سے ڈرتے ہیں ○ اور موسیٰ نے ہمارے وعدے کے لیے اپنی قوم سے ستر مرد

لِّمِیْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ

لِّمِیْقَاتِنَا	فَلَمَّاۤ	اَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ	قَالَ
ہمارے مقرر کردہ وقت کے لئے	پھر جب	پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)	(تو) موسیٰ نے عرض کی

منتخب کرلیے پھر جب انہیں زلزلہ نے پکڑ لیا تو موسیٰ نے عرض کی:

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَ اِیَّایَ ؕ

رَبِّ	لَوْ	شِئْتَ	اَهْلَكْتَهُمْ	مِّنْ قَبْلُ	وَ	اِیَّایَ
اے میرے رب	اگر	تو چاہتا	تو ہلاک کردیتا انہیں	(اس) سے پہلے	اور	مجھے

اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کردیتا۔

اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ

اَتُهْلِكُنَا	بِمَا	فَعَلَ	السُّفَهَآءُ مِنَّا	اِنْ	هِیَ
کیا تو ہلاک کرے گا ہمیں	(اس کام کے) سبب جو	کیا	ہم میں سے بے عقلوں (نے)	نہیں	وہ

کیا تو ہمیں اس کام کی وجہ سے ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا۔ یہ تو نہیں ہے

اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ تَهْدِیْ

اِلَّا	فِتْنَتُكَ	تُضِلُّ	بِهَا	مَنْ	تَشَآءُ	وَ	تَهْدِیْ
مگر	تیری آزمائش	تو گمراہ کرتا ہے	اس کے ذریعے	جسے	چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے

مگر تیری طرف سے آزمانا تو اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام باختلافِ روایات اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا بنی اسرائیل کے مطالبے پر 70 افراد کو منتخب کرکے کوہِ طور پر لے گئے، وہاں احکام الٰہی سن کر انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مطالبہ کردیا کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو اعلانیہ نہ دیکھ لیں گے تب تک ہم آپ کی بات کا یقین نہ کریں گے۔ اس پر انہیں زلزلے نے آلیا اور وہ تمام افراد ہلاک ہوگئے۔ پھر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے انہیں دوبارہ زندہ کردیا گیا۔

دنیا و آخرت کی بھلائی سے متعلق دعاء موسیٰ اور اس بھلائی کے حقدار

مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ

مَنْ	تَشَآءُ	اَنْتَ	وَلِیُّنَا	فَاغْفِرْ	لَنَا	وَ	ارْحَمْنَا	وَ
جسے	چاہتا ہے	تو	ہمارا مولیٰ (ہے)	پس تو بخش دے	ہمیں	اور	ہم پر رحم فرما	اور

ہدایت دیتا ہے۔ تو ہمارا مولیٰ ہے، تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور

اَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَ اكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً

اَنْتَ	خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾	وَ	اكْتُبْ	لَنَا	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا	حَسَنَةً (1)
تو	سب سے بہتر بخشنے والا (ہے)	اور	لکھ دے	ہمارے لیے	اس دنیا میں	بھلائی

تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے ○ اور ہمارے لیے اس دنیا میں اور آخرت میں

وَّ فِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ ؕ قَالَ عَذَابِیْۤ

وَّ	فِی الْاٰخِرَةِ	اِنَّا	هُدْنَاۤ	اِلَیْكَ	قَالَ	عَذَابِیْۤ
اور	آخرت میں (بھلائی)	بیشک	ہم نے رجوع کیا	تیری طرف	فرمایا	میرا عذاب

بھلائی لکھ دے، بیشک ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔ فرمایا: میں جسے چاہتا ہوں

اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ

اُصِیْبُ	بِهٖ	مَنْ	اَشَآءُ	وَ	رَحْمَتِیْ	وَسِعَتْ	كُلَّ شَیْءٍ
میں پہنچاتا ہوں	اس کو	جسے	چاہتا ہوں	اور	میری رحمت	گھیرے ہوئے ہے	ہر چیز (کو)

اپنا عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ

فَسَاَكْتُبُهَا (2)	لِلَّذِیْنَ	یَتَّقُوْنَ	وَ	یُؤْتُوْنَ
تو عنقریب میں لکھ دوں گا اس (رحمت) کو	ان لوگوں کے لیے جو	پرہیز گار ہیں	اور	دیتے ہیں

تو عنقریب میں اپنی رحمت ان کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گار ہیں اور زکوٰۃ

1 ...... دنیا کی بھلائی سے پاکیزہ زندگی اور نیک اعمال مراد ہیں اور آخرت کی بھلائی سے جنت، اللہ تعالیٰ کا دیدار اور دنیا کی نیکیوں پر ثواب مراد ہے۔

2 ...... یہودیوں نے جب اس آیت کو سنا تو کہنے لگے ہم متقی ہیں اور ہم زکوٰۃ دیتے ہیں اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو اگلی آیت نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ یہ فضیلت امت محمدیہ کے ساتھ خاص ہیں۔

الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٦﴾ اَلَّذِيْنَ

الزَّكٰوةَ	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	بِاٰيٰتِنَا	يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٦﴾	اَلَّذِيْنَ
زکوۃ	اور	وہ لوگ جو	وہ	ہماری آیتوں پر	ایمان لاتے ہیں	وہ لوگ جو

دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ○ وہ جو

يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ

يَتَّبِعُوْنَ	الرَّسُوْلَ[1]	النَّبِيَّ	الْاُمِّيَّ[2]	الَّذِيْ
پیروی کرتے ہیں	رسول (کی)	(جو) غیب کی خبریں دینے والا	(کسی سے) پڑھا ہوا نہیں (ہے)	جسے

اس رسول کی اتباع کریں جو غیب کی خبریں دینے والے ہیں، جو کسی سے پڑھے ہوئے نہیں ہیں، جسے

يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

يَجِدُوْنَهٗ	مَكْتُوْبًا	عِنْدَهُمْ	فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وہ (اہلِ کتاب) پاتے ہیں اسے	لکھا ہوا	اپنے پاس	تورات اور انجیل میں

یہ (اہلِ کتاب) اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں،

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ

يَاْمُرُهُمْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهٰهُمْ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	يُحِلُّ
وہ حکم دیتا ہے انہیں	نیکی کا	اور	منع کرتا ہے انہیں	برائی سے	اور	حلال فرماتا ہے

وہ انہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور انہیں برائی سے منع کرتے ہیں اور ان کیلئے

لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ

لَهُمُ	الطَّيِّبٰتِ	وَ	يُحَرِّمُ	عَلَيْهِمُ	الْخَبٰٓئِثَ	وَ	يَضَعُ
ان کے لئے	پاکیزہ چیزیں	اور	حرام فرماتا ہے	ان کے اوپر	گندی چیزیں	اور	اتار دیتا ہے

پاکیزہ چیزیں حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں اور ان کے اوپر سے

1 ...... مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت میں رسول سے سرکارِ دوعالم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مراد ہیں۔

2 ...... یقیناً اُمّی ہونا آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھا نہیں لیکن دنیا کی بہترین کتاب یعنی قرآن کو لے کر آئے اور لوگوں کے سامنے ہمیشہ باقی و مفید رہنے والی بہترین تعلیمات پیش فرمائیں۔

عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْؕ-فَالَّذِیْنَ

عَنْهُمْ	اِصْرَهُمْ (1)	وَ	الْاَغْلٰلَ	الَّتِیْ	كَانَتْ	عَلَیْهِمْ	فَالَّذِیْنَ
ان سے	ان کے بوجھ	اور	گلے کے طوق	جو	تھے	ان پر	پس وہ لوگ جو

وہ بوجھ اور قیدیں اتارتے ہیں جو ان پر تھیں تو وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا

اٰمَنُوْا	بِهٖ	وَ	عَزَّرُوْهُ (2)	وَ	نَصَرُوْهُ	وَ	اتَّبَعُوا
ایمان لائیں	اس (نبی) پر	اور	تعظیم کریں اس کی	اور	مدد کریں اس کی	اور	پیروی کریں

اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی

النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤۙ-اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ (۱۵۷)

النُّوْرَ	الَّذِیْۤ	اُنْزِلَ	مَعَهٗۤ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ (۱۵۷)
(اس) نور (کی)	جو	نازل کیا گیا	اس کے ساتھ	یہ لوگ	وہی	فلاح پانے والے (ہیں)

پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○

عموم رسالت اور عظمت مصطفٰی کا بیان

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَاﰳ

قُلْ	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اِنِّیْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا (3)
تم کہو	اے	لوگو	بیشک میں	(اس) اللہ کا رسول (ہوں)	تم سب کی طرف

تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ-لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ

الَّذِیْ لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	یُحْیٖ
جس کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	وہ زندہ کرتا ہے

جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے

1 ......بوجھ سے مراد سخت تکلیفیں ہیں جیسا کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضاء سے گناہ صادر ہوں ان کو بعض صورتوں میں کاٹ ڈالنا اور قید سے مراد مشقت والے احکام ہیں جیسا کہ کپڑے کے جس مقام کو نجاست لگے اس کو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو جلانا۔

2 ......اس سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اعتقادی، عملی، قولی، فعلی، ظاہری، باطنی ہر طرح لازم ہے بلکہ روحِ ایمان ہے۔

3 ......یہ آیت سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عمومِ رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام مخلوق کیلئے رسول ہیں اور کل جہاں آپ کی اُمت ہے۔

وَ يُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

وَ	يُمِيْتُ	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ	النَّبِيِّ	الْاُمِّيِّ
اور	موت دیتا ہے	تو ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	نبی	(کسی سے) پڑھا ہوا نہیں (ہے)

اور مارتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر جو نبی ہیں، (کسی سے) پڑھے ہوئے نہیں ہیں،

الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ

الَّذِيْ	يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ	وَ	اتَّبِعُوْهُ	لَعَلَّكُمْ
جو	ایمان لاتا ہے	اللہ اور اس کی تمام باتوں پر	اور	پیروی کرو اس (رسول) کی	تاکہ تم

اللہ اور اس کی تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم

قومِ موسیٰ میں حق پر قائم ایک گروہ

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾	وَ	مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى	اُمَّةٌ	يَّهْدُوْنَ	بِالْحَقِّ [1]	وَ
ہدایت پاجاؤ	اور	موسیٰ کی قوم میں سے	ایک گروہ (ہے)	وہ رہنمائی کرتے ہیں	حق کی	اور

ہدایت پالو ○ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ وہ ہے جو حق کی راہ بتاتا ہے اور

بنی اسرائیل کی بارہ گروہوں میں تقسیم اور ان پر انعاماتِ الٰہیہ

بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا

بِهٖ	يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	وَ	قَطَّعْنٰهُمُ	اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا
اسی کے ساتھ	وہ انصاف کرتے ہیں	اور	ہم نے تقسیم کردیا انہیں	بارہ قبیلوں (میں)

اسی کے مطابق انصاف کرتا ہے ○ اور ہم نے انہیں بارہ قبیلوں میں تقسیم کرکے

اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ

اُمَمًا	وَ	اَوْحَيْنَاۤ	اِلٰى مُوْسٰى	اِذِ	اسْتَسْقٰىهُ
الگ الگ جماعت	اور	ہم نے وحی کی	موسیٰ کی طرف	جب	پانی طلب کیا اس سے

الگ الگ جماعت بنادیا اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی جب اُس سے اس کی قوم نے

1..... یہاں حق کی راہ بتانے والوں سے کون لوگ مراد ہیں، اس بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے دو قول یہ ہیں (1) اس سے مراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کرلیا، جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ۔ (2) اس سے مراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت منسوخ ہونے سے پہلے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا، اس میں کوئی تبدیلی نہ کی اور نہ ہی انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کیا۔

قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ

قَوْمُهٗۤ	اَنِ اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ[1]	الْحَجَرَ	فَانْۢبَجَسَتْ
اس کی قوم (نے)	کہ مار	اپنا عصا	پتھر (پر)	(جب عصا مارا) تو پھوٹ پڑے، جاری ہوگئے

پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس میں سے بارہ چشمے

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَیْنًا	قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ اُنَاسٍ
اس سے	بارہ	چشمے	تحقیق	جان، پہچان لی	تمام لوگوں، ہر گروہ (نے)

جاری ہوگئے، ہر گروہ نے اپنے پینے کی جگہ کو

مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا

مَّشْرَبَهُمْ	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَیْهِمُ	الْغَمَامَ	وَ	اَنْزَلْنَا
اپنے پینے کی جگہ	اور	ہم نے سایہ بنادیا	ان کے اوپر	بادلوں (کو)	اور	ہم نے اتارا

پہچان لیا اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور ان پر

عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ

عَلَیْهِمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى	كُلُوْا	مِنْ طَیِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ
ان کے اوپر	من	اور	سلویٰ	کھاؤ	(اس) پاکیزہ سے	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں

من و سلویٰ اتارا (اور فرمایا) ہماری دی ہوئی پاک چیزیں کھاؤ

وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَ

وَ	مَا ظَلَمُوْنَا	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾	وَ
اور	انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا	اور	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے	اور

اور انہوں نے (ہماری نافرمانی کرکے) ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن اپنی ہی جانوں کا نقصان کرتے رہے ○ اور

بنی اسرائیل پر خصوصی انداز سے

[1] ...... اگرچہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ ہر چیز بندوں کو بلاواسطہ خود ہی دیدے مگر اس کا قانون یہ ہے کہ وہ بندوں کے توسل اور ان کے وسیلے سے دیتا ہے۔ اس کی ایک مثال اسی آیت میں ہے کہ پانی مانگنے پر بنی اسرائیل کو خود پانی نہ دیا بلکہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو درمیان میں وسیلہ بنایا۔

اِذْ قِیْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ وَ كُلُوْا مِنْهَا

اِذْ	قِیْلَ	لَهُمُ	اسْكُنُوْا	هٰذِهِ الْقَرْیَةَ	وَ	كُلُوْا	مِنْهَا
جب	فرمایا گیا	ان سے	(کہ) سکونت اختیار کرو	اس بستی، شہر (میں)	اور	کھاؤ	اس میں سے

یاد کرو جب ان سے فرمایا گیا کہ اِس شہر میں سکونت اختیار کرو اور اس میں

حَیْثُ شِئْتُمْ وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّ ادْخُلُوا

حَیْثُ	شِئْتُمْ	وَ	قُوْلُوْا	حِطَّةٌ	وَّ	ادْخُلُوا
جہاں، جو	تم چاہو	اور	کہو	ہمارے گناہ معاف ہوں	اور	داخل ہو جاؤ

جو چاہو کھاؤ اور یوں کہو "ہماری بخشش ہو" اور (شہر کے) دروازے میں

الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِیْٓــٴٰتِكُمْ ؕ

الْبَابَ	سُجَّدًا	نَّغْفِرْ	لَكُمْ	خَطِیْٓــٴٰتِكُمْ
دروازہ (میں)	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	ہم بخش دیں گے	تمہارے لئے	تمہاری خطائیں

سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ تو ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے

سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

سَنَزِیْدُ	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶۱﴾	فَبَدَّلَ (1)	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا
عنقریب ہم زیادہ دیں گے	نیکی کرنے والوں (کو)	تو بدل دی	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا

(اور) نیکی کرنے والوں کو عنقریب اور زیادہ عطا فرمائیں گے ○ تو ان میں سے ظالموں نے جو بات

مِنْهُمْ قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا

مِنْهُمْ	قَوْلًا	غَیْرَ	الَّذِیْ	قِیْلَ	لَهُمْ	فَاَرْسَلْنَا
ان میں سے	بات	علاوہ، دوسری (بات سے)	جو	کہی گئی	ان سے	تو ہم نے بھیج دیا

ان سے کہی گئی تھی اسے دوسری بات سے بدل دیا تو ہم نے ان پر

بنی اسرائیل کی بغاوت اور ان کا انجام

1 ......بنی اسرائیل کو حکم یہ تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں، یہ توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ اس کی بجائے براہِ تمسخر حِنْطَةٌ فِیْ شَعِیْرَةٍ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ اس وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا اور وہ عذاب طاعون کی وبا تھی جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار اسرائیلی فوت ہو گئے۔

اصحابِ سبت کا واقعہ

عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝۱۶۲ وَسْـَٔلْهُمْ

عَلَيْهِمْ	رِجْزًا	مِّنَ السَّمَآءِ	بِمَا	كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝۱۶۲	وَسْـَٔلْهُمْ (1)
ان کے اوپر	عذاب	آسمان سے	(اس) وجہ سے کہ	وہ ظلم کرتے تھے	اور پوچھو ان سے

آسمان سے عذاب بھیجا کیونکہ وہ ظلم کرتے تھے ۝ اور ان سے اُس بستی کا

عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ

عَنِ الْقَرْيَةِ	الَّتِيْ	كَانَتْ	حَاضِرَةَ الْبَحْرِ	اِذْ	يَعْدُوْنَ
(اس) بستی کے بارے	جو	تھی	دریا کے کنارے (پر)	جب	وہ حد سے بڑھنے لگے

حال پوچھو جو دریا کے کنارے پر تھی، جب وہ ہفتے کے بارے میں

فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا

فِي السَّبْتِ	اِذْ	تَاْتِيْهِمْ	حِيْتَانُهُمْ	يَوْمَ سَبْتِهِمْ	شُرَّعًا
ہفتے کے بارے میں	جب	آتیں ان کے سامنے	ان کی مچھلیاں	ان کے ہفتے کے دن	پانی پر تیرتی

حد سے بڑھنے لگے، جب ہفتے کے دن تو مچھلیاں پانی پر تیرتی ہوئی ان کے سامنے آتیں

وقفِ لازم

وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ نَبْلُوْهُمْ

وَّ	يَوْمَ	لَا يَسْبِتُوْنَ	لَا تَاْتِيْهِمْ	كَذٰلِكَ	نَبْلُوْهُمْ
اور	(جس) دن	وہ ہفتہ نہ پاتے	(تو مچھلیاں) نہ آتیں ان کے پاس	اسی طرح	ہم آزماتے انہیں

اور جس دن ہفتہ نہ ہوتا اس دن مچھلیاں نہ آتیں۔ اسی طرح ہم ان کی نافرمانی کی وجہ سے

معانقۃ

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۱۶۳ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ

بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۱۶۳	وَ	اِذْ	قَالَتْ	اُمَّةٌ	مِّنْهُمْ
(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے	اور	جب	کہا	ایک گروہ (نے)	ان میں سے

ان کی آزمائش کرتے تھے ۝ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا:

النصف

1 ......اس آیت میں خطاب سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہودیوں سے سرزنش کے طور پر اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں۔ اس سوال سے مقصود ان پر یہ ظاہر کرنا تھا کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور معجزات کا انکار کرنا اُن یہودیوں کیلئے کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ کفر و معصیت تو ان کا پرانا دستور ہے کہ ان کے آباؤ اجداد بھی کفر پر قائم رہے۔

لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ

لِمَ	تَعِظُوْنَ	قَوْمًا	اللّٰهُ	مُهْلِكُهُمْ	اَوْ
کیوں	تم نصیحت کرتے ہو	(ان) لوگوں (کو)	اللہ	ہلاک کرنے والا (ہے) انہیں	یا

تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً

مُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا شَدِيْدًا (1)	قَالُوْا	مَعْذِرَةً
عذاب دینے والا (ہے) انہیں	سخت عذاب	انہوں نے کہا	عذر پیش کرنے (کے لئے)

انہیں سخت عذاب دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا: تمہارے رب کے حضور

اِلٰى رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا

اِلٰى رَبِّكُمْ	وَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾	فَلَمَّا	نَسُوْا
تمہارے رب کے حضور	اور	(اس لئے کہ) شاید وہ	ڈریں	پھر جب	انہوں نے بھلا دیا

عذر پیش کرنے کے لئے اور شاید یہ ڈریں ○ پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو بھلا دیا

مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ

مَا	ذُكِّرُوْا	بِهٖۤ	اَنْجَيْنَا	الَّذِيْنَ	يَنْهَوْنَ
(اسے) جو	انہیں نصیحت کی گئی	اس کے ساتھ	(تو) ہم نے نجات دی	ان لوگوں کو جو	منع کرتے تھے

جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے برائی سے منع کرنے والوں کو

عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۭ

عَنِ السُّوْٓءِ	وَ	اَخَذْنَا	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۭ
برائی سے	اور	ہم نے پکڑ لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	برے عذاب کے ساتھ

نجات دی اور ظالموں کو ان کی نافرمانی کے سبب برے عذاب

(1)...... اس آیت میں اس گروہ کا ذکر ہے کہ جنہوں نے شکار سے منع کرنے پر خاموشی اختیار کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ مچھلی کے شکار پر بالکل راضی نہ تھے بلکہ ان سے متنفر تھے جبکہ انہیں سمجھاتے اس لئے نہیں تھے کہ ان کے ماننے کی امید نہ تھی۔ اس سے بظاہر یہ سمجھ آتا ہے کہ یہ لوگ بھی نجات پا گئے تھے کیونکہ جب کسی کے ماننے کی امید نہ ہو تو امر بالمعروف کرنا فرض نہیں رہتا، ہاں افضل ضرور ہوتا ہے نیز امر بالمعروف فرضِ کفایہ ہے لہٰذا جب ایک گروہ یہ کر ہی رہا تھا تو ان پر بعینہ فرض نہ رہا۔

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا

بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾	فَلَمَّا	عَتَوْا	عَنْ مَّا
(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے	پھر جب	انہوں نے سرکشی کی	جس سے

میں گرفتار کر دیا ○ پھر جب انہوں نے ممانعت کے حکم سے

نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ ﴿۱۶۶﴾

نُهُوْا	عَنْهُ	قُلْنَا	لَهُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً (1)	خٰسِـِٕیْنَ ﴿۱۶۶﴾
انہیں منع کیا گیا	اس سے	(تو) ہم نے کہا	ان سے	ہو جاؤ	بندر	دھتکارے ہوئے

سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا: دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ ○

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ

وَ	اِذْ	تَاَذَّنَ	رَبُّكَ	لَیَبْعَثَنَّ (2)	عَلَیْهِمْ
اور	جب	اعلان کر دیا	تمہارے رب (نے)	(کہ) ضرور وہ بھیجتا رہے گا	ان پر

اور جب تمہارے رب نے اعلان کر دیا کہ وہ ضرور قیامت کے دن تک

اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِؕ اِنَّ رَبَّكَ

اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	مَنْ	یَّسُوْمُهُمْ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	اِنَّ	رَبَّكَ
قیامت کے دن تک	(انہیں) جو	پہنچاتے رہیں گے انہیں	برا عذاب	بیشک	تمہارا رب

ان پر ایسوں کو بھیجتا رہے گا جو انہیں برا عذاب دیتے رہیں گے بیشک تمہارا رب

لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَ

لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ	وَ	اِنَّهٗ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۷﴾	وَ
ضرور جلد عذاب دینے والا (ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور

ضرور جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

(1)...... موجودہ بندر اور خنزیر مسخ شدہ لوگوں کی اولاد میں سے نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک کر کے یا کسی قوم کو عذاب دے کر اس کی نسل نہیں چلائی، نیز بندر اور خنزیر تو ان قوموں سے پہلے بھی دنیا میں موجود تھے۔ (2)...... اس آیت میں قیامت تک یہودیوں کے لئے ذلت اور غلامی مقدر کر دیئے جانے کا ذکر ہے، چنانچہ بخت نصر، سنجاریب، اور رومی عیسائی بادشاہوں کا یہودیوں پر تسلط، پھر ان پر مسلمان سلاطین کا تقرر، پھر انگریزوں کی غلامی میں رہنا، قریب کے دور میں جرمنی میں ہٹلر کا انہیں چن چن کر قتل کرنا اور اپنے ملک سے نکال دینا اس آیت کی صداقت کی واضح دلیلیں ہیں۔

بنی اسرائیل کے ناخلف جانشینوں کے عیوب

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ

قَطَّعْنٰهُمْ	فِی الْاَرْضِ	اُمَمًا	مِنْهُمُ	الصّٰلِحُوْنَ	وَ
ہم نے تقسیم کر دیا انہیں	زمین میں	مختلف گروہوں (میں)	ان میں سے (کچھ)	نیک (ہیں)	اور

ہم نے انہیں زمین میں مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا، ان میں کچھ صالحین ہیں اور

مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ

مِنْهُمْ	دُوْنَ ذٰلِكَ	وَ	بَلَوْنٰهُمْ	بِالْحَسَنٰتِ	وَ
ان میں سے (کچھ)	اس کے علاوہ (ہیں)	اور	ہم نے آزمایا انہیں	بھلائیوں (خوشحالیوں) سے	اور

کچھ اس کے علاوہ ہیں اور ہم نے انہیں خوشحالیوں اور

السَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝۱۶۸ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

السَّیِّاٰتِ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ۝۱۶۸	فَخَلَفَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	خَلْفٌ
برائیوں (بدحالیوں سے)	تاکہ وہ	لوٹ آئیں	پھر آئے	ان کے بعد	(برے) جانشین

بدحالیوں سے آزمایا تاکہ وہ لوٹ آئیں ○ پھر ان کے بعد ایسے برے جانشین آئے

وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰی وَیَقُوْلُوْنَ

وَّرِثُوا	الْكِتٰبَ	یَاْخُذُوْنَ	عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰی	وَ	یَقُوْلُوْنَ
(جو) وارث ہوئے	کتاب (کے)	وہ لیتے ہیں	اس دنیا کا مال	اور	کہتے ہیں

جو کتاب کے وارث ہوئے وہ اس دنیا کا مال لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

سَیُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

سَیُغْفَرُ (1)	لَنَا	وَ	اِنْ	یَّاْتِهِمْ	عَرَضٌ مِّثْلُهٗ
عنقریب بخش دیا جائے گا	ہمیں	اور (حالانکہ)	اگر	(مزید) آجائے ان کے پاس	اس کی مثل مال

ہماری مغفرت کر دی جائے گی حالانکہ اگر ویسا ہی مال ان کے پاس مزید آجائے

(1)......یہودی نافرمانیوں کے باوجود بخشش کا یقین رکھتے تھے، اس بنا پر کہ ہم انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے ہیں اس لئے ان گناہوں پر ہم سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔ فی زمانہ بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں کہ جو اپنی بداعمالیوں کے باوجود خود کو آخرت کے اجر و ثواب کا قطعی حق دار سمجھتے ہیں۔ اولیاء و صالحین سے نسبت کی وجہ سے بشرطِ ایمان قیامت میں شفاعت کی امید برحق ہے لیکن اس وجہ سے اپنی بخشش کا یقین کر لینا اور اعمالِ صالحہ سے خود کو بے نیاز سمجھنا سراسر باطل و مردود ہے۔

يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا

يَاْخُذُوْهُ	اَلَمْ يُؤْخَذْ	عَلَيْهِمْ	مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ	اَنْ	لَّا يَقُوْلُوْا
(تو) وہ لے لیں گے اسے	کیا نہیں لیا گیا	ان پر (سے)	کتاب میں عہد	کہ	وہ نہیں کہیں گے

تو اسے (بھی) لے لیں گے۔ کیا کتاب میں ان سے یہ عہد نہیں لیا گیا تھا؟ کہ اللہ کے بارے میں

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَ

عَلَى اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	وَ	دَرَسُوْا	مَا	فِيْهِ	وَ
اللہ پر (کے بارے)	مگر	حق	اور	انہوں نے پڑھ لیا	(اسے) جو	اس (کتاب) میں (ہے)	اور

حق بات کے سوا کچھ نہ کہیں گے اور وہ پڑھ چکے ہیں جو اس کتاب میں ہے اور

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ	لِّلَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾	وَ
آخرت کا گھر	بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	پرہیزگار ہیں	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور

بیشک آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہتر ہے، تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ اور

الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا

الَّذِيْنَ	يُمَسِّكُوْنَ (1)	بِالْكِتٰبِ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ (2)	اِنَّا
وہ لوگ جو	مضبوطی سے تھامتے ہیں	کتاب کو	اور	انہوں نے قائم رکھی	نماز	بیشک

وہ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم رکھی، بیشک ہم

لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ

لَا نُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾	وَ	اِذْ	نَتَقْنَا	الْجَبَلَ
ہم ضائع نہیں کرتے	اصلاح کرنے والوں کا اجر	اور	جب	ہم نے بلند کر دیا	پہاڑ

اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ○ اور یاد کرو جب ہم نے پہاڑ ان کے اوپر

کتابِ الٰہی کو مضبوطی سے تھامنے والوں کی فضیلت

بنی اسرائیل پر سائبان کی طرح پہاڑ کھڑا کیا جانا

(1)...... کتاب کو مضبوطی سے تھامنے سے مراد اس کے مطابق عمل کرنا، اس کے تمام احکام کو ماننا اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی روا، نہ رکھنا ہے۔

(2)...... نماز اگرچہ کتاب کو مضبوطی سے تھامنے میں داخل ہے البتہ اسے جداگانہ ذکر کرنے سے مقصود اس کی عظمت کا اظہار اور یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد سب سے اہم عبادت نماز ہے۔

فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ

فَوْقَهُمْ (1)	كَاَنَّهٗ	ظُلَّةٌ	وَّ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهٗ	وَاقِعٌۢ بِهِمْ
ان کے اوپر	گویا کہ وہ	سائبان (ہے)	اور	انہوں نے گمان کرلیا	کہ وہ	ان پر گرنے والا (ہے)

بلند کر دیا گویا وہ سائبان ہے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ ان پر گرنے ہی والا ہے

خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا

خُذُوْا	مَاۤ	اٰتَیْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ	وَّ	اذْكُرُوْا	مَا
(ہم نے فرمایا) تھام لو	(اسے) جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی کے ساتھ	اور	یاد کرو	جو کچھ

(اور ہم نے کہا) جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اس میں ہے

فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ

فِیْهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾	وَ	اِذْ	اَخَذَ	رَبُّكَ
اس میں (ہے)	تاکہ تم	پرہیز گار بن جاؤ	اور	جب	نکالی	تمہارے رب (نے)

اسے یاد کرو تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ○ اور اے محبوب! یاد کرو جب تمہارے رب نے

مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ

مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ	مِنْ ظُهُوْرِهِمْ	ذُرِّیَّتَهُمْ	وَ	اَشْهَدَهُمْ	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ
اولادِ آدم سے	ان کی پشتوں سے	ان کی اولاد	اور	گواہ بنایا انہیں	ان کی جانوں پر

اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ

اَلَسْتُ	بِرَبِّكُمْ (2)	قَالُوْا	بَلٰى	شَهِدْنَا
(اور فرمایا) کیا میں نہیں ہوں	تمہارا رب	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	ہم نے گواہی دی

(اور فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم نے گواہی دی۔

یومِ الست میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار اور اس کا مقصد

ع ۲۱/۹ معانقة ۷

1 ...... جب بنی اسرائیل نے احکامِ الٰہی کو بوجھ سمجھ کر قبول کرنے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک تین میل لمبا اور چوڑا پہاڑ اُٹھا کر ان پر معلق کر دیا اور فرمایا کہ توریت کے احکام مانو ورنہ یہ تم پر گرا دیا جائے گا۔ یہ دیکھ کر سب سجدے میں گر گئے اور احکام کو قبول کر لیا۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی پشت سے ان کی تمام اولاد ارواح کی صورت میں نکال کر انہیں فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم اس کی گواہی دیتے ہیں، پھر دنیا میں رسولوں اور کتابوں کی آمد کے ذریعے یہ عہد یاد دلایا جاتا رہا۔ تو یہ گواہ بنانا لوگوں پر حجت پوری کرنا تھا تاکہ بروزِ قیامت وہ یہ نہ کہیں کہ ہم ==

اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ۟ۙ(۱۷۲)

اَنْ	تَقُوْلُوْا	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	اِنَّا	كُنَّا	عَنْ هٰذَا	غٰفِلِیْنَ (۱۷۲)
(یہ اس لئے ہوا) تاکہ	تم (نہ) کہو	قیامت کے دن	بیشک	ہم تھے	اس سے	بے خبر

(یہ اس لئے ہوا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ○

اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا

اَوْ	تَقُوْلُوْۤا	اِنَّمَاۤ	اَشْرَكَ	اٰبَآؤُنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	كُنَّا
یا	کہنے لگو	صرف	شرک کیا	ہمارے باپ دادا (نے)	(اس) سے پہلے	اور	ہم ہوئے

یا یہ کہنے لگو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم

ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْۚ-اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

ذُرِّیَّةً	مِّنْۢ بَعْدِهِمْ	اَفَتُهْلِكُنَا	بِمَا	فَعَلَ
اولاد	ان کے بعد	تو کیا تو ہلاک فرمائے گا ہمیں	(اس کے) سبب جو	کیا

ان کے بعد (ان کی) اولاد ہوئے تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو

الْمُبْطِلُوْنَ(۱۷۳) وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ

الْمُبْطِلُوْنَ (۱۷۳) (1)	وَ	كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	وَ	لَعَلَّهُمْ
اہلِ باطل (نے)	اور	اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ وہ

اہلِ باطل نے کیا ○ اور ہم اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں اور اس لیے کہ

یَرْجِعُوْنَ(۱۷۴) وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا

یَرْجِعُوْنَ (۱۷۴)	وَ	اتْلُ	عَلَیْهِمْ	نَبَاَ	الَّذِیْۤ	اٰتَیْنٰهُ	اٰیٰتِنَا
رجوع کر لیں	اور	پڑھو	ان پر	(اس کی) خبر	جسے	ہم نے دیں اسے	اپنی آیتیں

وہ رجوع کر لیں ○ اور اے محبوب! انہیں اس آدمی کا حال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیات عطا فرمائیں

بنی اسرائیل کے ایک عالم کی بد عملی اور اس کا عبرتناک انجام

=لاعلمی کی وجہ سے یا باپ دادا کا عمل دیکھ کر شرک میں پڑے تھے۔

(1)...... یہاں چند باتیں توجہ طلب ہیں، ایک یہ کہ عمومی طور پر شرعی احکام میں جہالت معتبر نہیں، کوئی یہ عذر پیش کر کے کہ مجھے معلوم نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں چھوٹ سکتا۔ ہر شخص پر فرض ہے کہ ضرورت کے مطابق دینی مسائل سیکھے۔ دوسری بات یہ کہ آباؤ اجداد کی جاہلانہ پیروی کا عذر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر نہیں۔ تیسری بات یہ کہ گناہ کی بنیاد ڈالنا اگرچہ سخت تر جرم ہے مگر اس جرم کے ارتکاب کرنے والے سب مجرم ہوں گے، وہ یہ عذر نہیں=

فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

فَانْسَلَخَ[1]	مِنْهَا	فَاَتْبَعَهُ	الشَّيْطٰنُ	فَكَانَ	مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾
تو وہ صاف نکل گیا	ان سے	پھر پیچھے لگ گیا اس کے	شیطان	تو وہ ہو گیا	گمراہوں میں سے

تو وہ ان سے صاف نکل گیا پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا تو وہ آدمی گمراہوں میں سے ہو گیا۔

وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ

وَ	لَوْ	شِئْنَا	لَرَفَعْنٰهُ	بِهَا	وَ	لٰكِنَّهٗۤ	اَخْلَدَ
اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور بلند کر دیتے اسے	ان (آیتوں) کے سبب	اور	لیکن وہ	جھک گیا

اور اگر ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے بلند مرتبہ کر دیتے مگر وہ تو دنیا کی طرف

اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ

اِلَى الْاَرْضِ	وَ	اتَّبَعَ	هَوٰىهُ	فَمَثَلُهٗ	كَمَثَلِ الْكَلْبِ[2]
زمین (دنیا) کی طرف	اور	تابع ہو گیا	اپنی خواہش (کے)	تو اس کی مثال	کتے کی مثال جیسی (ہے)

مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے

اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ

اِنْ	تَحْمِلْ	عَلَيْهِ	يَلْهَثْ	اَوْ	تَتْرُكْهُ	يَلْهَثْ
اگر	تم سختی کرو	اس پر	(تو) وہ زبان نکالتا ہے	یا	تم چھوڑ دو اسے	(تو) زبان نکالتا ہے

تو اس پر سختی کرے تو زبان نکالے اور تو اسے چھوڑ دے تو (بھی) زبان نکالے۔

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

ذٰلِكَ	مَثَلُ الْقَوْمِ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	فَاقْصُصِ
یہ	(ان) لوگوں کی مثال (ہے)	جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	تو تم بیان کرو

یہ ان لوگوں کا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو تم یہ واقعات

= کر سکتے کہ ہم چونکہ اس گناہ کو ایجاد کرنے والے نہیں اس لئے قصور وار بھی نہیں۔

1...... اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت بلعم بن باعوراء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں بہت فضل و کمال والا ایک شخص تھا لیکن نفسانی خواہشات کی پیروی نے اس کی دنیا و آخرت تباہ کر دی۔ اس سے متعلق تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص472 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2...... دنیا کی طلب میں بلعم بن باعوراء نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے کتے کی بدترین حالت سے تشبیہ =

آیاتِ الٰہی جھٹلانے والوں کا حال

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَاِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ

الْقَصَصَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾	سَآءَ	مَثَلَاِ الْقَوْمُ	الَّذِيْنَ
(یہ) واقعات	تا کہ وہ	غور و فکر کریں	کتنی بری ہے	(ان) لوگوں کی مثال	جنہوں نے

بیان کرو تا کہ وہ غور و فکر کریں ○ کتنی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے

ہدایت کا اصول اور گمراہی کا انجام

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	اَنْفُسَهُمْ	كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾	مَنْ	يَّهْدِ[1]
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	اپنی جانوں (پر)	وہ ظلم کیا کرتے تھے	جسے	ہدایت دے

ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کیا کرتے تھے ○ جسے اللہ

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اللّٰهُ	فَهُوَ	الْمُهْتَدِيْ	وَ	مَنْ	يُّضْلِلْ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ
اللہ	تو وہی	ہدایت یافتہ (ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کردے	تو یہ لوگ	وہی

ہدایت دے تو وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جنہیں اللہ گمراہ کردے تو وہی

کثیر جنوں اور انسانوں کا انجام دوزخ ہے

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾	وَ	لَقَدْ	ذَرَاْنَا	لِجَهَنَّمَ[2]	كَثِيْرًا
نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کئے	جہنم کے لئے	بہت

نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور بیشک ہم نے جہنم کے لیے بہت سے

مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۘ وَ لَهُمْ

مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	لَهُمْ	قُلُوْبٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ	بِهَا	وَ	لَهُمْ
جنوں اور انسانوں میں سے	ان کے	(ایسے) دل (ہیں)	وہ سمجھتے نہیں	ان کے ذریعے	اور	ان کی

جنات اور انسان پیدا کئے ہیں ان کے ایسے دل ہیں جن کے ذریعے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی

=دی۔ اس سے گستاخی کی انتہائی قباحت بھی معلوم ہوئی اور دنیا کی محبت کا ایک برا انجام بھی معلوم ہوا۔

[1]......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں کو پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جبکہ ان میں سے کسی کو اختیار کرنا بندے کی طرف سے ہے، لہٰذا بندہ اگر ہدایت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں ہدایت پیدا فرما دیتا ہے اور اگر وہ گمراہی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرما دیتا ہے۔ [2]......اس سے مراد یہ ہے کہ جنوں اور انسانوں کو پیدا کرنے کا اصل مقصد اگرچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہے لیکن ان میں سے بہت کا آخری انجام جہنم ہے۔ لفظ "لجھنم" میں=

اللہ تعالیٰ کو اسماء حسنیٰ سے پکارا جائے

اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا٘ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ

اَعْیُنٌ	لَّا یُبْصِرُوْنَ	بِهَا	وَ	لَهُمْ	اٰذَانٌ
آنکھیں (ہیں)	وہ نہیں دیکھتے	ان کے ساتھ	اور	ان کے	کان (ہیں)

ایسی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے ایسے کان ہیں

لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَاؕ اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ

لَّا یَسْمَعُوْنَ	بِهَا	اُولٰٓىٕكَ	كَالْاَنْعَامِ	بَلْ	هُمْ
وہ نہیں سنتے	ان کے ذریعے	یہ لوگ	جانوروں کی طرح (ہیں)	بلکہ	وہ

جن کے ذریعے وہ سنتے نہیں، یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ

اَضَلُّؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَ لِلّٰهِ

اَضَلُّ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾	وَ	لِلّٰهِ
زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	یہ لوگ	وہی	غفلت میں پڑے ہوئے (ہیں)	اور	اللہ کے (ہیں)

ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے، یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ○ اور بہت اچھے نام

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۪ وَ ذَرُوا

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	فَادْعُوْهُ	بِهَا	وَ	ذَرُوا
بہت اچھے نام	تو تم پکارو اسے	ان (ناموں) کے ساتھ	اور	چھوڑ دو

اللہ ہی کے ہیں تو اسے ان ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو

الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اَسْمَآىٕهٖؕ سَیُجْزَوْنَ

الَّذِیْنَ	یُلْحِدُوْنَ(1)	فِیْۤ اَسْمَآىٕهٖ	سَیُجْزَوْنَ
ان لوگوں کو جو	حق سے نکل جاتے ہیں	اس کے ناموں میں	عنقریب انہیں بدلہ دیا جائے گا

چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے دور ہوتے ہیں، عنقریب اُنہیں

= مذکور "ل" کو لامِ عاقبت کہتے ہیں۔ عربی بلاغت سے واقف حضرات اسے آسانی سے سمجھ لیں گے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ کے ناموں میں حق سے نکلنے کی کئی صورتیں ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن و حدیث میں مذکور ناموں سے جدا نام مقرر کرنا، نام میں حسنِ ادب کی رعایت نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے فاسد معنی والے نام مقرر کرنا وغیرہ، نیز اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ غیرُ اللہ پر اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کا اطلاق کیا جائے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ خاص ہیں۔ جیسے کسی کا نام رحمٰن، قدوس، خالق، قدیر رکھنا یا کہہ کر پکارنا، ہمارے =

مخلوق میں حق کی ہدایت دینے والا ایک گروہ ہے

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ مِمَّنْ خَلَقْنَاۤ

مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾	وَ	مِمَّنْ	خَلَقْنَاۤ
(اس کا) جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	(ان میں) سے جنہیں	ہم نے پیدا کیا

ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہماری مخلوق میں سے

اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ

اُمَّةٌ	يَّهْدُوْنَ	بِالْحَقِّ	وَ	بِهٖ
ایک گروہ (ہے)	وہ رہنمائی کرتے ہیں	حق کی	اور	اس کے ساتھ

ایک ایسا گروہ ہے جو حق کی ہدایت دیتا ہے اور اسی کے مطابق

ع ۲۲ / ۱۲

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾	وَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا
وہ انصاف کرتے ہیں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

عدل کرتے ہیں ○ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

جھٹلانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی مہلت اور خفیہ تدبیر

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ ج وَ

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ (1)	مِّنْ حَيْثُ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾	وَ
عنقریب ہم آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے انہیں	جہاں سے	انہیں خبر نہ ہوگی	اور

تو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○ اور

اُمْلِيْ لَهُمْ ؕ قف اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾

اُمْلِيْ	لَهُمْ	اِنَّ	كَيْدِيْ	مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾
میں ڈھیل دوں گا	انہیں	بیشک	میری خفیہ تدبیر	بہت مضبوط (ہے)

میں انہیں ڈھیل دوں گا بیشک میری خفیہ تدبیر بہت مضبوط ہے ○

==زمانے میں یہ بلا بہت عام ہے کہ عبد الرحمٰن کو رحمٰن، عبد الخالق کو خالق اور عبد القدیر کو قدیر وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ یہ حرام ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ انہیں اس طرح ہلاکت وعذاب کے قریب کر دے گا کہ انہیں پتا بھی نہ چل سکے گا کیونکہ یہ لوگ جب کوئی جرم یا گناہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دنیا میں ان پر نعمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے، دنیوی نعمتوں کی فراوانی دیکھ کر یہ بہت خوش ہوتے اور سرکشی و گمراہی، گناہ اور معاصی کا بازار مزید گرم کر دیتے ہیں، پھر اچانک عین غفلت کی حالت میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ ہمیں بھی غور کرنا چاہئے کہ گناہوں کے باوجود نعمتوں کی فراوانی==

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جنون سے محفوظ ہیں

اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا

اِلَّا	هُوَ	اِنْ	مِّنْ جِنَّةٍ	بِصَاحِبِهِمْ	مَا	اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا
مگر	وہ	نہیں	کوئی جنون	ان کے صاحب کو	(کہ) نہیں	اور کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے

کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے کہ ان کے صاحب کے ساتھ جنون کا کوئی تعلق نہیں، وہ تو

دلائلِ قدرت میں غور و فکر کی دعوت

نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

مَا	وَ	فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸۴﴾
جو	اور	آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں	اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	صاف ڈر سنانے والے

صاف ڈر سنانے والے ہیں ○ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جو جو

خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ

قَدِ اقْتَرَبَ	یَّكُوْنَ	اَنْ	عَسٰۤی	اَنْ	وَّ	مِنْ شَیْءٍ	اللّٰهُ	خَلَقَ
قریب آگئی	ہو	کہ	شاید	(اس بات میں) کہ	اور	کوئی چیز	اللہ (نے)	پیدا کی

چیز اللہ نے پیدا کی ہے اس میں غور نہیں کیا؟ اور اس بات میں کہ شاید ان کی مدت

ہٹ دھرم کافروں کا حال

اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ

اللّٰهُ	یُّضْلِلِ [1]	مَنْ	یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾	بَعْدَهٗ	فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ	اَجَلُهُمْ
اللہ	گمراہ کردے	جسے	وہ ایمان لائیں گے	اس کے بعد	تو کون سی بات پر	ان کی مدت

نزدیک آگئی ہو تو اس (قرآن) کے بعد اور کونسی بات پر ایمان لائیں گے ؟ ○ جسے اللہ گمراہ کرے

فَلَا هَادِیَ لَهٗ ؕ وَیَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾	فِیْ طُغْیَانِهِمْ	یَذَرُهُمْ	وَ	لَهٗ	هَادِیَ	فَلَا
وہ بھٹکتے رہیں	(کہ) اپنی سرکشی میں	وہ چھوڑ دیتا ہے انہیں	اور	اسے	کوئی ہدایت دینے والا	تو نہیں

اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور وہ انہیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ○

= اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہیں مہلت اور ڈھیل ہی نہ ہو۔

1 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جب مسلسل کفریہ عقائد پر جمے رہنے کی وجہ سے کفار کے دلوں میں گمراہی راسخ ہوگئی اور وہ اپنی سرکشی میں حد سے بڑھ گئے حتی کہ انہوں نے اپنے اختیار سے اس چیز کو ضائع کر دیا جو انہیں ہدایت اور ایمان کی دعوت دیتی تو پھر ان کے دل و دماغ سے دعوتِ حق قبول کرنے کی استعداد جاتی رہی اور وہ اس طرح ہوگئے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں گمراہی پر پیدا کیا ہے۔

وقوعِ قیامت سے متعلق سوال کرنے والوں کو جواب

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ السَّاعَةِ	اَيَّانَ	مُرْسٰىهَا	قُلْ
وہ سوال کرتے ہیں تم سے	قیامت کے بارے	کب (ہے)	اس کا قائم ہونا	تم کہو

آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کے قائم ہونے کا وقت کب ہے؟ تم فرماؤ:

اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا

اِنَّمَا	عِلْمُهَا	عِنْدَ رَبِّیْ[1]	لَا یُجَلِّیْهَا	لِوَقْتِهَاۤ	اِلَّا
صرف	اس کا علم	میرے رب کے پاس (ہے)	ظاہر نہیں فرمائے گا اسے	اس کے وقت پر	مگر

اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے، اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر

وقف منزل
وقف لازم

هُوَ ؔۘ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ

هُوَ	ثَقُلَتْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لَا تَاْتِیْكُمْ	اِلَّا	بَغْتَةً
وہی	وہ (قیامت) بھاری پڑ رہی ہے	آسمانوں اور زمین میں	وہ نہیں آئے گی تم پر	مگر	اچانک

کرے گا، وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری پڑ رہی ہے، تم پر وہ اچانک ہی آجائے گی۔

یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا

یَسْـَٔلُوْنَكَ	كَاَنَّكَ	حَفِیٌّ	عَنْهَا	قُلْ	اِنَّمَا	عِلْمُهَا
وہ پوچھتے ہیں تم سے	گویا کہ تم	خوب واقف (ہو)	اس سے	تم کہو	صرف	اس کا علم

آپ سے ایسا پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی خوب تحقیق کرچکے ہیں، تم فرماؤ: اس کا علم تو

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم سے ذاتی ملکیت اور ذاتی علم غیب کی نفی اور صفاتِ نبوت

عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۷ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۷	قُلْ	لَّاۤ اَمْلِكُ
اللہ کے پاس (ہے)	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	تم کہو	میں مالک نہیں

اللہ ہی کے پاس ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ○ تم فرماؤ، میں اپنی جان کے

[1]..... قیامت کے معین وقت کی خبر دینا رسول کی ذمہ داری نہیں کیونکہ یہ علمِ شریعت نہیں جس کی اشاعت کی جائے بلکہ قیامت کا علم اللہ تعالٰی کے اسرار میں سے ہے جسے چھپانا ضروری ہے۔ عوام سے قیامت کا علم اور اس کے وقوع کا وقت مخفی رکھنے کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ لوگ قیامت سے خوف زدہ اور ڈرتے رہیں کیونکہ جب انہیں معلوم نہیں ہوگا کہ قیامت کس وقت آئے گی تو وہ اس سے بہت زیادہ ڈریں گے اور ہر وقت گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں گے اور اللہ تعالٰی کی عبادت میں کوشاں رہیں گے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گناہوں میں مشغول ہوں اور قیامت آجائے۔

لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ

لِنَفْسِیْ	نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا	اِلَّا	مَا	شَآءَ	اللّٰهُ (1)	وَ	لَوْ	كُنْتُ اَعْلَمُ
اپنی جان کے	نفع اور نہ نقصان (کا)	مگر	جو	چاہے	اللہ	اور	اگر	میں جان لیا کرتا

نفع اور نقصان کا خود مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب

الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا

الْغَیْبَ (1)	لَاسْتَكْثَرْتُ	مِنَ الْخَیْرِ	وَ	مَا مَسَّنِیَ	السُّوْٓءُ	اِنْ	اَنَا
غیب	(تو) ضرور بہت جمع کرلیتا	بھلائی	اور	نہ پہنچتی مجھے	کوئی برائی	نہیں	میں

جان لیا کرتا تو میں بہت سی بھلائی جمع کرلیتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی۔ میں تو

اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع هُوَ

اِلَّا	نَذِیْرٌ	وَّ	بَشِیْرٌ	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾	هُوَ
مگر	ڈر سنانے والا	اور	خوشخبری دینے والا	(ان) لوگوں کو	(جو) ایمان لاتے ہیں	وہی (ہے)

ایمان والوں کو صرف ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں ○ وہی ہے

الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا

الَّذِیْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ	وَّ	جَعَلَ	مِنْهَا
جس نے	پیدا کیا تمہیں	ایک جان سے	اور	بنایا	اس میں سے

جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے

زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا

زَوْجَهَا	لِیَسْكُنَ	اِلَیْهَا	فَلَمَّا	تَغَشّٰىهَا
اس کا جوڑا	تاکہ وہ سکون حاصل کرے	اس کی طرف (سے)	پھر جب	مرد چھایا اس (عورت) پر

اس کی بیوی بنائی تاکہ اس سے سکون حاصل کرے پھر جب مرد اس عورت پر چھایا

معانقة ٨

ع ٢٣/١٤

ثلاثة ارباع

1 ......اس آیت میں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کمال درجے کی عاجزی، عظمتِ الٰہی اور عقیدۂ توحید کے اظہار کا حکم فرمایا گیا کہ اصل قدرت و اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور کائنات میں اگر کسی کو ذرہ برابر بھی کوئی اختیار ہے تو اللہ تعالیٰ کے دینے سے ہے جیسے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیماروں کو شفایاب کرنا، اندھوں کو بینا کرنا، مردوں کو زندہ کرنا سب اللہ کے اختیار دینے سے تھا۔ 2 ......نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب عطا کیا گیا جیسا کہ قرآن و حدیث سے قطعاً ثابت ہے، یہاں اس آیت میں علم غیب کی نفی کی توجیہات یہ ہیں۔ (1) اس آیت میں علم عطائی کی نفی نہیں بلکہ علم ذاتی =

حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ				
حَمَلَتْ	حَمْلًا خَفِيْفًا	فَمَرَّتْ	بِهٖ	فَلَمَّاۤ
(تو)وہ حاملہ ہوگئی	ہلکے حمل (کے ساتھ)	تو وہ چلتی پھرتی رہی	اس کے ساتھ	پھر جب
تو اسے ایک ہلکے سے بوجھ کا حمل ہو گیا تو وہ اسی کو لے کر چلتی رہی پھر جب				
اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىٕنْ اٰتَیْتَنَا				
اَثْقَلَتْ	دَّعَوَا	اللّٰهَ رَبَّهُمَا	لَىٕنْ	اٰتَیْتَنَا
بوجھل ہوگئی	(تو)دونوں نے دعا کی	اپنے رب اللّٰه (سے)	ضرور اگر	تو عطا فرمادے ہمیں
حمل کا وزن بڑھ گیا تو دونوں اپنے رب سے دعا کرنے لگے: اگر تو ہمیں				
صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا				
صَالِحًا	لَّنَكُوْنَنَّ	مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۸۹﴾	فَلَمَّاۤ	اٰتٰىهُمَا
تندرست بچہ	(تو)ضرور ہم ہوں گے	شکر کرنے والوں سے	پھر جب	اس نے عطا کردیا انہیں
صحیح سالم بچہ عطا فرمادے تو ہم یقیناً شکر گزار ہوں گے ○ پھر جب اس نے انہیں صحیح سالم بچہ				

صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ					
صَالِحًا	جَعَلَا	لَهٗ	شُرَكَآءَ	فِیْمَاۤ	اٰتٰىهُمَا
تندرست بچہ	(تو)ان دونوں نے ٹھہرادیئے	اس (رب) کے	شریک	(اس) میں جو	اس نے دیا انہیں
عطا فرمادیا تو انہوں نے اس کی عطا میں شریک ٹھہرادیئے					
فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَیُشْرِكُوْنَ مَا					
فَتَعٰلَى	اللّٰهُ	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾	اَیُشْرِكُوْنَ (1)	مَا
تو بلند و بالا ہے	اللّٰه	(اس) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	کیا وہ شریک ٹھہراتے ہیں	(اسے) جو
تو اللّٰه ان کے شرک سے بلند و بالا ہے ○ کیا وہ اسے (اللّٰه کا) شریک بناتے ہیں جو					

بتوں کی اصلیت و بے بسی کا بیان

=کی نفی ہے۔(2) یہ کلام ادب و تواضع کے طور پر ہے۔(3) اس آیت میں فی الحال غیب جاننے کی نفی ہے مستقبل میں نہ جاننے پر دلیل نہیں ہے۔

(1)......اس آیت اور اگلی چند آیات میں بتوں کے معبود ہونے کی نفی پر کئی دلیلیں قائم فرمائی گئی ہیں اور ان میں بتوں کی بے قدری، شرک کے بطلان کا بیان اور مشرکین کی کمالِ جہالت وغیرہ کا اظہار کیا گیا ہے۔

لَا یَخْلُقُ شَیْــًٔا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ۚۖ وَ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ

لَا یَخْلُقُ	شَیْــًٔا	وَّ	هُمْ	یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾	وَ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	لَهُمْ
بنا نہیں سکتا	کوئی چیز	اور	وہ	بنائے جاتے ہیں	اور	وہ طاقت نہیں رکھتے	ان کے لئے

کوئی چیز نہیں بناسکتا اور خود انہیں بنایا جاتا ہے ○ اور نہ وہ ان کی کوئی مدد کرنے کی طاقت

نَصْرًا وَّ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ

نَصْرًا	وَّ	لَاۤ	اَنْفُسَهُمْ	یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾	وَ	اِنْ	تَدْعُوْهُمْ
کسی مدد (کی)	اور	نہ	اپنی جانوں (کی)	وہ مدد کرسکتے ہیں	اور	اگر	تم بلاؤ انہیں

رکھتے ہیں اور نہ اپنی جانوں کی مدد کرسکتے ہیں ○ اور اگر تم انہیں رہنمائی کرنے کے لئے

اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْؕ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ

اِلَى الْهُدٰى	لَا یَتَّبِعُوْكُمْ	سَوَآءٌ	عَلَیْكُمْ
رہنمائی (کرنے) کی طرف	(تو) وہ پیچھے نہیں آئیں گے تمہارے	برابر (ہے)	تم پر

بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے۔ تم پر برابر ہے

اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اَدَعَوْتُمُوْهُمْ	اَمْ	اَنْتُمْ	صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	تَدْعُوْنَ [1]	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کیا تم پکارو انہیں	یا	تم	خاموش رہو	بیشک	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا

کہ تم انہیں پکارو یا تم خاموش رہو ○ بیشک وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ

عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

عِبَادٌ	اَمْثَالُكُمْ	فَادْعُوْهُمْ	فَلْیَسْتَجِیْبُوْا	لَكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
(وہ) بندے (ہیں)	تمہاری مثل	تو تم پکارو انہیں	پھر انہیں چاہیے کہ جواب دیں	تمہیں	اگر	تم ہو

تمہاری طرح بندے ہیں تو تم انہیں پکارو پھر اگر تم سچے ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ تمہیں

1 ...... اس لفظ کا معنی ہے "تَعْبُدُوْنَ" یعنی جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ یہاں ایک اہم بات یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی بھی عبادت کرنا شرک ہے، اسی طرح مخلوق میں سے کسی کو معبود مان کر اسے پکارنا یا اس سے حاجتیں اور مدد طلب کرنا بھی شرک ہے البتہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معبود نہ مانتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اس کی عطا سے مشکلات دور کرنے والا مانتا ہو تو یہ ہرگز شرک نہیں جیسے عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیماروں کو شفا دینا، اندھوں کو بینا کرنا قرآن میں بیان ہوا اور یہ مشکل کشائی ہی کی صورتیں ہیں۔

صٰدِقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَاۤ٘ اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ

صٰدِقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾	اَلَهُمْ	اَرْجُلٌ	یَّمْشُوْنَ	بِهَاۤ	اَمْ	لَهُمْ	اَیْدٍ
سچے	کیا ان کے	پاؤں (ہیں)	وہ چلتے ہیں	ان کے ساتھ	یا	ان کے	ہاتھ (ہیں)

جواب دیں ○ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے یہ چلتے ہیں ؟ یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے

یَّبْطِشُوْنَ بِهَاۤ٘ اَمْ لَهُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِهَاۤ٘ اَمْ

یَّبْطِشُوْنَ	بِهَاۤ	اَمْ	لَهُمْ	اَعْیُنٌ	یُّبْصِرُوْنَ	بِهَاۤ	اَمْ
وہ پکڑتے ہیں	ان کے ساتھ	یا	ان کی	آنکھیں (ہیں)	وہ دیکھتے ہیں	ان کے ساتھ	یا

یہ پکڑتے ہیں ؟ یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے یہ دیکھتے ہیں ؟ یا

لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ

لَهُمْ	اٰذَانٌ	یَّسْمَعُوْنَ	بِهَا	قُلِ [1]	ادْعُوْا	شُرَكَآءَكُمْ	ثُمَّ
ان کے	کان (ہیں)	وہ سنتے ہیں	ان کے ساتھ	تم کہو	بلالو	اپنے شریکوں (کو)	پھر

ان کے کان ہیں جن سے یہ سنتے ہیں ؟ تم فرمادو کہ اپنے شریکوں کو بلالو پھر

كِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ

كِیْدُوْنِ	فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾	اِنَّ	وَلِیِّۦَ اللّٰهُ	الَّذِیْ	نَزَّلَ
اپنا داؤ چلاؤ مجھ پر	پھر مہلت نہ دو مجھے	بیشک	میرا مددگار اللہ (ہے)	جس نے	نازل کی

میرے اوپر اپنا داؤ چلاؤ اور مجھے مہلت نہ دو ○ بیشک میرا مددگار اللہ ہے جس نے

الْكِتٰبَ ۖ٘ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ

الْكِتٰبَ	وَ	هُوَ	یَتَوَلَّى	الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾	وَ	الَّذِیْنَ	تَدْعُوْنَ
کتاب	اور	وہ	مدد کرتا ہے	نیک لوگوں (کی)	اور	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

کتاب اتاری اور وہ صالحین کی مدد کرتا ہے ○ اور اللہ کے سوا جن کی تم

1 ...... رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب بت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اور یہ بت انہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ ان مشرکوں کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾

مِنْ دُوْنِهٖ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	نَصْرَكُمْ	وَ	لَاۤ	اَنْفُسَهُمْ	یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾
اس کے سوا	وہ طاقت نہیں رکھتے	تمہاری مدد (کی)	اور	نہ	اپنی جانوں (کی)	وہ مدد کرسکتے ہیں

عبادت کرتے ہو وہ تمہاری مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اپنی مدد کرسکتے ہیں ○

وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ

وَ	اِنْ	تَدْعُوْهُمْ	اِلَى الْهُدٰى	لَا یَسْمَعُوْا	وَ	تَرٰىهُمْ
اور	اگر	تم بلاؤ انہیں	رہنمائی کی طرف	(تو) وہ نہ سنیں گے	اور	تم دیکھو انہیں

اور اگر تم انہیں رہنمائی کرنے کے لئے بلاؤ تو وہ نہ سنیں گے اور تم انہیں دیکھو (تو یوں لگے گا)

یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَ هُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ

یَنْظُرُوْنَ	اِلَیْكَ	وَ	هُمْ	لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾	خُذِ [1]
(گویا کہ) وہ دیکھ رہے ہیں	تمہاری طرف	اور (حالانکہ)	وہ	دیکھ نہیں سکتے	اختیار کرو

کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا ○ اے حبیب! معاف کرنا

الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا

الْعَفْوَ	وَ	اْمُرْ	بِالْعُرْفِ	وَ	اَعْرِضْ	عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾	وَ	اِمَّا
معاف کرنا	اور	حکم دو	بھلائی کا	اور	منہ پھیر لو	جاہلوں سے	اور	اگر

اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو ○ اور اے سننے والے! اگر

یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ

یَنْزَغَنَّكَ	مِنَ الشَّیْطٰنِ	نَزْغٌ	فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ	سَمِیْعٌ
ابھارے تجھے	شیطان کی طرف سے	کوئی وسوسہ	تو پناہ مانگ	اللہ کی	بیشک وہ	سننے والا

شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تجھے ابھارے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ، بیشک وہی سننے والا

تین اعلیٰ اخلاق قدروں کا حکم

شیطان کے وسوسے سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم

1 ...... دوسروں کی خطاؤں کو معاف کر دینا، بھلائی کا حکم دینا اور ناسمجھ لوگوں سے الجھنے کے بجائے ان سے منہ پھیر لینا اعلیٰ درجے کی اسلامی اخلاقیات میں سے ہیں۔

شیطانی خیال آنے پر پرہیز گاروں کا حال

عَلِيمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ

عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	اِذَا	مَسَّهُمْ	طٰٓئِفٌ
جاننے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	پرہیز گار ہوئے	جب	چھوتا ہے انہیں	کوئی خیال

جاننے والا ہے ○ بیشک پرہیز گاروں کو جب شیطان کی طرف سے

شیطان مشرکوں کو گمراہی میں کھینچتے ہیں

مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَ

مِّنَ الشَّيْطٰنِ	تَذَكَّرُوْا (1)	فَاِذَا	هُمْ	مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾	وَ
شیطان کی طرف سے	(تو) وہ یاد کرتے ہیں	پھر اسی وقت	وہ	دیکھنے لگتے ہیں	اور

کوئی خیال آتا ہے تو وہ (حکمِ خدا) یاد کرتے ہیں پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ○ اور

اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَ

اِخْوَانُهُمْ (2)	يَمُدُّوْنَهُمْ	فِي الْغَيِّ	ثُمَّ	لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾	وَ
ان (شیطانوں) کے بھائی	انہیں کھینچ رہے ہیں (شیطان)	سرکشی میں	پھر	وہ کمی نہیں کرتے	اور

وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں شیطان انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر وہ کمی نہیں کرتے ○ اور

کفارِ مکہ کے ایک مطالبے کا جواب اور عظمتِ قرآن

اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ

اِذَا	لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ	قَالُوْا	لَوْلَا	اجْتَبَيْتَهَا	قُلْ
جب	تم نہیں لاتے ان کے پاس کوئی نشانی	(تو) کہتے ہیں	کیوں نہیں	تم نے خود بنالیا اسے	تم کہو

اے حبیب! جب تم ان کے پاس نشانی نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے خود ہی کیوں نہ بنالی؟ تم فرماؤ:

اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ

اِنَّمَآ	اَتَّبِعُ	مَا	يُوْحٰٓى	اِلَيَّ	مِنْ رَّبِّيْ
صرف	میں پیروی کرتا ہوں	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	میرے رب کی جانب سے

میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب کی طرف سے وحی بھیجی جاتی ہے۔

1 ......جب شیطان دل میں گناہ کرنے کا وسوسہ ڈالے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے انعامات میں غور کرنا اور اللہ تعالیٰ کے جزا اور سزا دینے کو یاد کرنا اس وسوسے کو دور کرنے اور گناہ سے رکنے میں معاون و مددگار ہے۔

2 ......ان سے مراد مشرکین ہیں جنہیں شیطان گمراہی میں کھینچتے ہیں یہاں تک کہ وہ گمراہی پر پکے ہو جاتے ہیں، پھر وہ نہ تو گمراہی سے رکتے ہیں اور نہ گمراہی چھوڑتے ہیں۔

هٰذَا بَصَآىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ

هٰذَا	بَصَآىِٕرُ	مِنْ رَّبِّكُمْ	وَ	هُدًى	وَّ
یہ	آنکھیں کھول دینے والے دلائل (ہیں)	تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہدایت	اور

یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھول دینے والے دلائل ہیں اور مسلمانوں کے لیے

رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ

رَحْمَةٌ	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾	وَ	اِذَا	قُرِئَ (1)	الْقُرْاٰنُ
رحمت	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	اور	جب	پڑھا جائے	قرآن

ہدایت اور رحمت ہے ○ اور جب قرآن پڑھا جائے

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

فَاسْتَمِعُوْا	لَهٗ	وَ	اَنْصِتُوْا	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾
تو غور سے سنو	اسے	اور	خاموش رہو	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○

تلاوتِ قرآن غور سے اور خاموشی سے سننے کا حکم

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً

وَ	اذْكُرْ (2)	رَّبَّكَ	فِيْ نَفْسِكَ	تَضَرُّعًا	وَّ	خِيْفَةً
اور	یاد کرو	اپنے رب (کو)	اپنے دل میں	گڑگڑاتے (ہوئے)	اور	ڈرتے (ہوئے)

اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے

ذکرِ الٰہی کے آداب

وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ

وَّ	دُوْنَ الْجَهْرِ	مِنَ الْقَوْلِ	بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ	وَ	لَا تَكُنْ
اور	بلندی سے کچھ کم	قول (آواز) سے	صبح اور شام کو	اور	تم نہ ہونا

اور بلندی سے کچھ کم آواز میں، صبح و شام، اور غافلوں میں سے

1 ...... جب قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو تو دیگر لوگوں کو خاموشی سے سننے کا حکم ہے خصوصاً نماز میں جیسے امام سورتِ فاتحہ یا کوئی دوسری سورت پڑھ رہا ہو تو خاموشی سے سننا ضروری ہے۔ امام کے پیچھے قراءت کرنے کی اجازت نہیں۔ 2 ...... اس آیت میں ذکرِ الٰہی کے متعدد آداب اور انداز بیان کئے گئے ہیں۔ آداب میں یہ ہے کہ عاجزی اور خوف سے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے اور انداز یہ ہے کہ دل میں یاد کیا جائے جسے ذکرِ قلبی کہتے ہیں یا آہستہ آواز میں ذکر کریں جسے ذکرِ سری کہتے ہیں۔ مزید یہ کہ جہری ذکر بھی جائز و مستحب ہے لیکن دوسروں کی تکلیف کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

فرشتوں کی عبادتِ الٰہی کا بیان

ع ۱۸ ۲۴ ۱۴ الثانیۃ السجدۃ ۱

مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ

مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۲۰۵﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	عِنْدَ رَبِّكَ	لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ
غافلوں میں سے	بیشک	وہ جو	تیرے رب کے پاس (ہیں)	وہ تکبر نہیں کرتے

نہ ہونا ○ بیشک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ السجدۃ ع

عَنْ عِبَادَتِهٖ	وَ	یُسَبِّحُوْنَهٗ	وَ	لَهٗ	یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ (1)
اس کی عبادت سے	اور	وہ پاکی بیان کرتے ہیں اس کی	اور	اسی کو	وہ سجدہ کرتے ہیں

تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ○

آیات: 75 | رکوع: 10

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مالِ غنیمت کا حکم اور تقویٰ واطاعت کی نصیحت

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ

یَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ الْاَنْفَالِ (2)	قُلِ الْاَنْفَالُ	لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	اموالِ غنیمت کے بارے	تم کہو غنیمت کے مال	اللہ اور رسول کے (ہیں)

اے محبوب! تم سے اموالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ، غنیمت کے مالوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں

1 ...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اس کی تلاوت کرنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

2 ...... اَنفال، نَفَل کی جمع ہے اور اس سے مراد مالِ غنیمت ہے۔ اور نَفَل کو غنیمت اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بھی محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی عطا ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪ وَ اَطِیْعُوا

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَصْلِحُوْا	ذَاتَ بَیْنِكُمْ	وَ	اَطِیْعُوا
تو ڈرتے رہو	اللّٰه (سے)	اور	صلح صفائی رکھو	اپنے درمیان	اور	اطاعت کرو

تو اللّٰه سے ڈرتے رہو اور آپس میں صلح صفائی رکھو اور اللّٰه

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝۱ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ۝۱	اِنَّمَا	الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ
اللّٰه اور اس کے رسول (کی)	اگر	تم ہو	ایمان والے	صرف	ایمان والے	وہ لوگ ہیں جو

اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر تم مومن ہو ○ ایمان والے وہی ہیں کہ

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ

اِذَا	ذُكِرَ	اللّٰهُ	وَجِلَتْ [1]	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اِذَا	تُلِیَتْ
جب	یاد کیا جائے	اللّٰه (کو)	(تو) ڈر جاتے ہیں	ان کے دل	اور	جب	تلاوت کی جائے

جب اللّٰه کو یاد کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر

عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ

عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُهٗ	زَادَتْهُمْ	اِیْمَانًا	وَّ	عَلٰى رَبِّهِمْ
ان پر	اس کی آیتوں (کی)	وہ ترقی دیتی ہیں انہیں	ایمان (میں)	اور	اپنے رب پر

اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر ہی

کامل ایمان والوں کے تین باطنی اوصاف

یَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا

یَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲ [2]	الَّذِیْنَ	یُقِیْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِمَّا
وہ بھروسہ کرتے ہیں	وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز	اور	(اس میں) سے جو

بھروسہ کرتے ہیں ○ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے

کامل ایمان والوں کے دو ظاہری اوصاف

1...... خوف خدا کی دو قسمیں ہیں: (1) عذاب کے خوف سے گناہوں کو ترک کر دینا۔ (2) اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کے جلال، اس کی عظمت اور اس کی بے نیازی سے ڈرنا۔ پہلی قسم کا خوف عام مسلمانوں میں سے پرہیزگاروں کو ہوتا ہے اور دوسری قسم کا خوف انبیاء و مرسلین، اولیائے کاملین اور مقرب فرشتوں کو ہوتا ہے اور جس کا اللّٰه تعالٰی سے جتنا زیادہ قرب ہوتا ہے اسے اتنا ہی زیادہ خوف ہوتا ہے۔ 2...... توکل کا حقیقی معنی یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کو اختیار کرے لیکن دل سے ان اسباب پر قطعی بھروسہ نہ کرے بلکہ اللّٰه تعالٰی کی نصرت، اس کی تائید اور اس کی حمایت پر بھروسہ کرے۔

کامل ایمان والوں کی جزاء

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۳ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ

رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ۳	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا	لَهُمْ
ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	یہ لوگ	وہی	ایمان والے (ہیں)	سچے	ان کے لیے

ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ○ یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے

غزوہ بدر سے پہلے اور دوران کے حالات و واقعات

دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۴ ۚ كَمَاۤ

دَرَجٰتٌ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ	مَغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۴	كَمَاۤ [1]
درجات (ہیں)	ان کے رب کے پاس	اور	مغفرت	اور	عزت والا رزق (ہے)	جیسے

ان کے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے ○ جیسے

اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَ اِنَّ فَرِيْقًا

اَخْرَجَكَ	رَبُّكَ	مِنْۢ بَيْتِكَ	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّ	فَرِيْقًا
باہر لایا تمہیں	تمہارا رب	تمہارے گھر سے	حق کے ساتھ	اور	بیشک	ایک گروہ

تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا حالانکہ یقیناً مسلمانوں کا

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۵ ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	لَكٰرِهُوْنَ ۵ [2]	يُجَادِلُوْنَكَ	فِي الْحَقِّ	بَعْدَ
ایمان والوں میں سے	ضرور ناخوش (تھا)	وہ جھگڑتے (تھے) تم سے	حق کے بارے میں	(اس کے) بعد

ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ○ یہ حق بات کے بارے میں اس کے روشن ہو جانے کے بعد تم سے

مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَ هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۶ ؕ وَ

مَا	تَبَيَّنَ	كَاَنَّمَا	يُسَاقُوْنَ	اِلَى الْمَوْتِ	وَ	هُمْ	يَنْظُرُوْنَ ۶	وَ
کہ	وہ ظاہر ہو چکا	گویا کہ	انہیں ہانکا جا رہا ہے	موت کی طرف	اور	وہ	دیکھ رہے ہیں	اور

جھگڑتے تھے گویا انہیں آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہانکا جا رہا ہے ○ اور

1 ....اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، مالِ غنیمت کا مسلمانوں کے اختیار سے نکال کر آپ کے اختیار میں دے دینا ایسے ہی حق ہے جیسے آپ کا غزوہ بدر کے لئے اپنے گھر سے نکلنا برحق تھا اگرچہ دونوں چیزیں طبعی طور پر بعض مسلمانوں کی طبیعت پر گراں گزر رہی ہیں۔

2 ....اس گروہ کے ناخوش ہونے کی وجہ یہ تھی کہ وہ دیکھ رہے تھے کہ اُن کی تعداد کم ہے، ہتھیار تھوڑے ہیں جبکہ دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے۔

اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ

اِذْ	يَعِدُكُمُ (1)	اللّٰهُ	اِحْدَى الطَّآىِٕفَتَيْنِ	اَنَّهَا	لَكُمْ
جب	وعدہ کیا تم سے (اے لوگو!)	اللہ (نے)	دو گروہوں میں سے ایک (کا)	کہ وہ	تمہارے لیے

یاد کرو جب اللہ نے تم سے وعدہ کیا کہ ان دونوں گروہوں میں ایک تمہارے لیے ہے

وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ

وَ	تَوَدُّوْنَ	اَنَّ	غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ	تَكُوْنُ	لَكُمْ	وَ	يُرِيْدُ
اور	تم (لوگ) چاہتے (تھے)	کہ	کانٹے والے کے علاوہ	ہو	تمہارے لئے	اور	چاہتا (تھا)

اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا نہ ہو اور اللہ

اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٧

اللّٰهُ	اَنْ	يُّحِقَّ	الْحَقَّ	بِكَلِمٰتِهٖ	وَ	يَقْطَعَ	دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٧
اللہ	کہ	حق کر دکھائے	حق (کو)	اپنے کلمات سے	اور	کاٹ دے	کافروں کی جڑ

یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے سچ کو سچ کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے ○

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ

لِيُحِقَّ	الْحَقَّ	وَ	يُبْطِلَ	الْبَاطِلَ	وَلَوْ	كَرِهَ
تاکہ حق کر دکھائے	حق (کو)	اور	باطل کر دکھائے	باطل (کو)	اگرچہ	ناپسند کریں

تاکہ سچ کو سچا کر دکھائے اور جھوٹ کو جھوٹا کر دکھائے اگرچہ

الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ

الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨	اِذْ	تَسْتَغِيْثُوْنَ	رَبَّكُمْ	فَاسْتَجَابَ	لَكُمْ
جرم کرنے والے	جب	تم فریاد کرتے (تھے)	اپنے رب (سے)	تو اس نے فریاد قبول کرلی	تمہاری

مجرم ناپسند کریں ○ یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری فریاد قبول کی

مسلمانوں کی غیبی امداد ہوئی

(1)...... ان آیات میں غزوۂ بدر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص524 کا مطالعہ فرمائیں۔

اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُرْدِفِیْنَ ۝٩ وَ

اَنِّیْ	مُمِدُّكُمْ	بِاَلْفٍ	مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ	مُرْدِفِیْنَ ۝٩	وَ
کہ میں	مدد کرنے والا ہوں تمہاری	ایک ہزار کے ساتھ	فرشتوں میں سے	لگاتار آنے والے	اور

کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرنے والا ہوں ○ اور

مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ لِتَطْمَىٕنَّ بِهٖ

مَا جَعَلَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	بُشْرٰى	وَ	لِتَطْمَىٕنَّ	بِهٖ
نہیں بنایا اس (امداد) کو	اللہ (نے)	مگر	خوشخبری (کے لئے)	اور	تاکہ مطمئن ہو جائیں	اس سے

اللہ نے اس کو خوشخبری کیلئے ہی بنایا اور اس لیے کہ تمہارے دل

قُلُوْبُكُمْ ۚ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

قُلُوْبُكُمْ	وَ	مَا	النَّصْرُ	اِلَّا	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ
تمہارے دل	اور	نہیں	مدد	مگر	اللہ کے پاس سے	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا

مطمئن ہو جائیں اور مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ بیشک اللہ غالب

ع ١٠/١٥

حَكِیْمٌ ۝١٠ اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ

حَكِیْمٌ ۝١٠	اِذْ	یُغَشِّیْكُمُ	النُّعَاسَ [1]	اَمَنَةً	مِّنْهُ	وَ
حکمت والا (ہے)	جب	اس نے ڈال دی تم پر	اونگھ	تسکین (کے لئے)	اپنی طرف سے	اور

حکمت والا ہے ○ یاد کرو جب اس نے اپنی طرف سے تمہاری تسکین کے لئے تم پر اونگھ ڈال دی اور

یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ

یُنَزِّلُ	عَلَیْكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ	مَآءً	لِّیُطَهِّرَكُمْ	بِهٖ
اس نے اتارا	تمہارے اوپر	آسمان سے	پانی	تاکہ وہ پاک کر دے تمہیں	اس کے ذریعے

تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس کے ذریعے وہ تمہیں پاک کر دے

1 ...... غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اس کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اُسے نیند اور اونگھ نہیں آتی، وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے۔ شدید خوف کے وقت غنودگی آنا حصولِ امن اور زوالِ خوف کی دلیل ہے۔

وَ يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَ لِيَرْبِطَ

وَ	يُذْهِبَ	عَنْكُمْ	رِجْزَ الشَّيْطٰنِ	وَ	لِيَرْبِطَ
اور	لے جائے (دور کر دے)	تم سے	شیطان کی ناپاکی	اور	تاکہ (ڈھارس) باندھ دے

اور تم سے شیطان کی ناپاکی کو دور کر دے اور تمہارے دلوں کو

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ؕ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ	وَ	يُثَبِّتَ	بِهِ	الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾	اِذْ	يُوْحِيْ	رَبُّكَ
تمہارے دلوں پر	اور	جما دے	اس سے	قدموں (کو)	جب	وحی بھیجتا (تھا)	تمہارا رب

مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم جما دے ۝ یاد کرو اے حبیب! جب تمہارا رب

اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ

اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ	اَنِّيْ	مَعَكُمْ	فَثَبِّتُوْا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
فرشتوں کی طرف	کہ میں	تمہارے ساتھ (ہوں)	تو ثابت رکھو	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا

سَاُلْقِيْ	فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	الرُّعْبَ	فَاضْرِبُوْا
عنقریب میں ڈال دوں گا	ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے	کفر کیا	رعب، ہیبت	تو مارو

عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈال دوں گا تو تم کافروں کی

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ	وَ	اضْرِبُوْا	مِنْهُمْ	كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾	ذٰلِكَ (1)	بِاَنَّهُمْ
گردنوں کے اوپر	اور	ضربیں لگاؤ	ان سے (کے)	تمام جوڑوں (پر)	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ

گردنوں کے اوپر مارو اور ان کے ایک ایک جوڑ پر ضربیں لگاؤ ۝ یہ عذاب اس لیے ہوا کہ

مسلمانوں اور کافروں سے متعلق فرشتوں کو وحی الٰہی

خدا و رسول کی مخالفت کا انجام ادبار

(1) ...... یعنی غزوہ بدر کے دن کفار کے دلوں میں رعب ڈالا جانا، ان کا قتل ہونا اور قیدی ہونا اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کی۔

شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ یُّشَاقِقِ

شَآقُّوا	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ	مَنْ	یُّشَاقِقِ
انہوں نے مخالفت کی	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	جو	مخالفت کرے

انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾	ذٰلِكُمْ	فَذُوْقُوْهُ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	یہ (سزا ہے)	تو چکھو اسے

مخالفت کرے تو بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○ یہ (سزا ہے) تو اس کا مزہ چکھو اور

وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

وَ	اَنَّ	لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
اور	بیشک	کافروں کے لئے	آگ کا عذاب (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہے ○ اے ایمان والو! جب

لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

لَقِیْتُمُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	زَحْفًا	فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ (1)
تم ملو	ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا	(ان کے) لشکر (سے)	تو نہ پھیرو ان سے پیٹھیں

کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرو ○

وَ مَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ

وَ	مَنْ	یُّوَلِّهِمْ	یَوْمَىٕذٍ	دُبُرَهٗۤ	اِلَّا	مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ
اور	جو	پھیرے گا ان سے	اس دن	اپنی پیٹھ	علاوہ (اس کے جو)	لڑائی کا ہنر دکھانے والا (ہو)

اور جو اس دن لڑائی میں ہنر مندی کا مظاہرہ کرنے یا

1..... مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ وہ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگیں اور یہ حکم اس وقت ہے جب کفار مسلمانوں سے تعداد میں ڈبل ہوں اِس سے زیادہ نہ ہوں اور اگر کفار کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں ڈبل سے زیادہ ہو تو پھر مسلمانوں کا پیٹھ پھیر کر بھاگنا جائز و حرام نہیں ہے۔ جمہور کے نزدیک ایک سو مسلمانوں کا دو سو کفار کے مقابلے سے بھاگنا کسی حال میں جائز نہیں ہے اور اگر کافروں کی تعداد دو سو سے زیادہ ہو تو ان کے مقابلے سے بھاگنا اگرچہ جائز ہے لیکن صبر واستقامت سے ان کے مقابلے میں ڈٹے رہنا بہتر اور افضل ہے۔

بدر میں امدادِ الٰہی اور اس کی حکمت

اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ

اَوْ	مُتَحَیِّزًا	اِلٰى فِئَةٍ (1)	فَقَدْ	بَآءَ	بِغَضَبٍ	مِّنَ اللّٰهِ
یا	ملنے والا (ہو)	لشکر کی طرف	تو بیشک	وہ پلٹا	غضب کے ساتھ	اللہ کی طرف سے

اپنے لشکر سے ملنے کے علاوہ کسی اور صورت میں انہیں پیٹھ دکھائے گا تو وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہوگا

وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ

وَ	مَاْوٰىهُ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾	فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ	وَ
اور	اس کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور	کتنی بری	لوٹنے کی جگہ	تو تم نے قتل نہیں کیا انہیں	اور

اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت بری لوٹنے کی جگہ ہے ۝ تو تم نے انہیں قتل نہیں کیا

لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	قَتَلَهُمْ (2)	وَ	مَا رَمَیْتَ	اِذْ	رَمَیْتَ	وَ
لیکن	اللہ (نے)	قتل کیا انہیں	اور	تم نے (خاک) نہیں پھینکی	جب	تم نے پھینکی	اور

بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے حبیب! جب آپ نے خاک پھینکی تو آپ نے نہ پھینکی تھی

لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَ لِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	رَمٰى	وَ	لِیُبْلِیَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	مِنْهُ
لیکن	اللہ (نے)	پھینکی	اور	تاکہ وہ انعام عطا فرمائے	ایمان والوں (کو)	اپنی طرف سے

بلکہ اللہ نے پھینکی تھی اور اس لئے تاکہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے اچھا انعام

بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ

بَلَآءً حَسَنًا	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾	ذٰلِكُمْ	وَ	اَنَّ
اچھا انعام	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	یہ (حق ہے)	اور	بیشک

عطا فرمائے۔ بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۝ یہ حق ہے اور یہ کہ

(1)...... دورانِ جنگ کفار کے مقابلے سے بھاگنے والا مسلمان غضبِ الٰہی میں گرفتار ہوگا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے البتہ دو صورتیں ایسی ہیں جن میں وہ پیٹھ دکھا کر بھاگنے والا نہیں ہے۔ (1) کسی جنگی حکمت عملی کی وجہ سے پیچھے ہٹنا۔ (2) اپنی جماعت میں ملنے کے لئے پیچھے ہٹنا۔ یاد رہے کہ غزوۂ احد اور حنین میں پسپائی اختیار کرنے والے صحابہ کرام اس آیت کی وعید میں داخل نہیں کیونکہ ان کی عام معافی کا اعلان خود اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے۔ (2)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اچھے اور نیک کام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہئے اور اچھے کام پر فخر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہی ہوتا ہے۔

مشرکین مکہ کو تنبیہ

اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ

اللّٰهَ	مُوْهِنُ	كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾	اِنْ	تَسْتَفْتِحُوْا	فَقَدْ
اللہ	کمزور کرنے والا (ہے)	کافروں کے مکروفریب (کو)	اگر	تم فیصلہ مانگتے ہو	تو بیشک

اللہ کافروں کے مکروفریب کو کمزور کرنے والا ہے ○ اے کافرو! اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو

جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ

جَآءَكُمُ	الْفَتْحُ (1)	وَ	اِنْ	تَنْتَهُوْا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَ	اِنْ
آگیا تمہارے پاس	فیصلہ	اور	اگر	تم باز آجاؤ	تو وہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اور	اگر

یہ فیصلہ تم پر آچکا اور اگر تم باز آجاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر

تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ

تَعُوْدُوْا	نَعُدْ	وَ	لَنْ تُغْنِيَ (2)	عَنْكُمْ
تم پھر (یہی) کروگے	(تو) ہم پھر (ان کی مدد) کریں گے	اور	ہرگز فائدہ نہ دے گا	تم سے (تمہیں)

تم پھر یہی کروگے تو ہم بھی پھر وہی کریں گے اور تمہارا گروہ

ع ۲ ۹ ۱۶

فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع

فِئَتُكُمْ	شَيْـًٔا	وَّلَوْ	كَثُرَتْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾
تمہارا گروہ	کچھ	اگرچہ	وہ بہت زیادہ ہو	اور	بیشک	اللہ	ایمان والوں کے ساتھ (ہے)

تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا اگرچہ بہت زیادہ ہو اور مزید یہ کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے ○

اطاعتِ رسول کا حکم اور نافرمانی کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَطِيْعُوا (3)	اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	وَ	لَا تَوَلَّوْا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اطاعت کیا کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	منہ نہ پھیرو

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور سن کر

1 ...... جنگ بدر در حقیقت حق و باطل کا فیصلہ تھی کہ وہاں فتح حقانیت کی دلیل جبکہ شکست باطل ہونے کی دلیل تھی۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ جنگ صرف لشکر کی بڑی تعداد یا زیادہ سامان جنگ سے نہیں جیتی جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ساتھ ہونا ضروری ہے۔

3 ...... اس آیت سے مقصود سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے کا حکم دینا اور ان کی نافرمانی سے منع کرنا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ذکر اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی اطاعت ہے۔

مشرکین ومنافقین جیسے نہ بننے کا حکم

عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿٢٠﴾ۚۖ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا

عَنْهُ	وَ	اَنْتُمْ	تَسْمَعُوْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	قَالُوْا
اس سے	اور	تم	سنتے ہو	اور	نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جنہوں نے	کہا

اس سے منہ نہ پھیرو ○ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے کہا:

حق بات سننے اور کہنے سے محروم لوگ بدترین لوگ ہیں

سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

سَمِعْنَا	وَ	هُمْ	لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾	اِنَّ	شَرَّ الدَّوَآبِّ [1]
ہم نے سن لیا	اور (حالانکہ)	وہ	نہیں سنتے	بیشک	سب جانوروں میں بدتر

ہم نے سن لیا حالانکہ وہ نہیں سنتے ○ بیشک سب جانوروں میں بدتر

عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ

عِنْدَ اللّٰهِ	الصُّمُّ	الْبُكْمُ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾	وَ	لَوْ	عَلِمَ	اللّٰهُ
اللہ کے نزدیک	بہرے	گونگے (ہیں)	جو	عقل نہیں رکھتے	اور	اگر	جانتا	اللہ

اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں ○ اور اگر اللہ

مشرکین کے مطلوبہ معجزات نہ دکھائے جانے کی وجہ

فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ

فِيْهِمْ	خَيْرًا [2]	لَّاَسْمَعَهُمْ	وَ	لَوْ	اَسْمَعَهُمْ	لَتَوَلَّوْا	وَّ
ان میں	کچھ بھلائی	ضرور سنا دیتا انہیں	اور	اگر	وہ سنا دیتا انہیں	(تو) ضرور پلٹ جاتے	اور

ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر وہ انہیں سنا دیتا تو بھی وہ روگردانی کرتے ہوئے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بلانے پر حاضر ہونا ضروری ہے

هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ

هُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اسْتَجِيْبُوْا	لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ
وہ	منہ پھیرتے ہوئے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	حاضر ہو جاؤ	اللہ اور رسول کی (بارگاہ میں)

پلٹ جاتے ○ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ

1 ...... یعنی مخلوق میں سے روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر وہ ہیں جو نہ تو حق سنتے ہیں اور نہ ہی حق بات بولتے اور سمجھتے ہیں۔

2 ...... یہاں خیر سے مراد صدق ورغبت ہے یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں کے دلوں میں قبولِ حق کا سچا جذبہ اور رغبت جانتا یعنی پاتا تو ان کے مطلوبہ معجزات انہیں دکھا دیتا اور حق سنا دیتا لیکن چونکہ ان کے دلوں میں وہ صدق ورغبت موجود ہی نہیں لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ان کے مطلوبہ معجزات نہ دکھائے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں دکھا بھی دیتا تو یہ منہ پھیر لیتے۔

دل بدلتے دیر نہیں لگتی

اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

اِذَا	دَعَاكُمْ (1)	لِمَا	يُحْيِيْكُمْ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ
جب	وہ بلائیں تمہیں	(اس چیز) کے لئے جو	زندگی دیتی ہے تمہیں	اور	جان لو	بیشک	اللہ

جب وہ تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی دیتی ہے اور جان لو کہ اللہ کا حکم

يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

يَحُوْلُ	بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ	وَ	اَنَّهٗۤ	اِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾
حائل ہو جاتا ہے	آدمی اور اس کے دل کے درمیان	اور	بیشک وہ	اس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا

آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ اسی کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا ○

عام فتنے سے ڈرتے رہنے کی ترغیب

وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

وَ	اتَّقُوْا (2)	فِتْنَةً	لَّا تُصِيْبَنَّ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا
اور	ڈرتے رہو	(اس) فتنہ (سے)	(جو) ہرگز نہیں پہنچے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا

اور اس فتنے سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی

مہاجر صحابہ کرام پر انعاماتِ الٰہیہ

مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَ

مِنْكُمْ	خَآصَّةً	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾	وَ
تم میں سے	(بطورِ) خاص	اور	جان لو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور

نہیں پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○ اور

اذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ

اذْكُرُوْۤا	اِذْ	اَنْتُمْ	قَلِيْلٌ	مُّسْتَضْعَفُوْنَ	فِي الْاَرْضِ	تَخَافُوْنَ	اَنْ
یاد کرو	جب	تم	قلیل (تھے)	کمزور سمجھے جاتے (تھے)	زمین میں	تم ڈرتے (تھے)	کہ

یاد کرو جب تم زمین میں تھوڑے تھے، دبے ہوئے تھے، تم ڈرتے تھے کہ

(1)...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ تاجدار رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی کسی کو بلائیں تو اس پر لازم ہے کہ وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے چاہے وہ کسی بھی کام میں مصروف ہو اگرچہ نماز میں ہو جیسے بخاری کی حدیث میں اسے باقاعدہ بیان کیا گیا ہے۔ (2)...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم فرمایا ہے کہ وہ اپنی طاقت و قدرت کے مطابق برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہو گا اور خطاکار اور غیر خطاکار سب کو پہنچے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم قدرت کے باوجود=

يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ

يَّتَخَطَّفَكُمُ	النَّاسُ	فَاٰوٰىكُمْ	وَ	اَيَّدَكُمْ
اچک کر (نہ) لے جائیں تمہیں	لوگ	تو اللہ نے ٹھکانہ دیا تمہیں	اور	قوت دی تمہیں

کہیں لوگ تمہیں اچک کر نہ لے جائیں تو اللہ نے تمہیں ٹھکانہ دیا اور اپنی مدد سے

بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰۤاَيُّهَا

خیانت کی ممانعت

بِنَصْرِهٖ	وَ	رَزَقَكُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ (1)	يٰۤاَيُّهَا
اپنی مدد کے ساتھ	اور	رزق دیا تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اے

تمہیں قوت دی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَخُوْنُوا (2)	اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ	وَ	تَخُوْنُوْۤا
وہ لوگو جو	ایمان لائے	خیانت نہ کرو	اللہ اور رسول (سے)	اور	(نہ) خیانت کرو

ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ جان بوجھ کر

اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ

مال اور اولاد ایک امتحان ہے

اَمٰنٰتِكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّمَاۤ
اپنی امانتوں (میں)	اور (حالانکہ)	تم	جانتے ہو	اور	جان لو	صرف

اپنی امانتوں میں خیانت کرو ○ اور جان لو کہ

اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ

اَمْوَالُكُمْ	وَ	اَوْلَادُكُمْ	فِتْنَةٌ	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗۤ
تمہارے اموال	اور	تمہاری اولاد	ایک امتحان (ہے)	اور	بیشک	اللہ	اس کے پاس

تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان ہے اور یہ کہ اللہ کے پاس

=برائیوں سے منع کرنا چھوڑ دیتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی تو وہ اپنے اس ترکِ فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔

1 ...... ہر دور میں اسی طرح اللہ تعالیٰ اجتماعی اور انفرادی طور پر مسلمانوں کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا اور مصائب و آلام سے نجات دے کر راحت و آرام عطا کرتا ہے۔ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے اور یادِ خدا سے غفلت کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں اور گناہوں کی کثرت سے خود کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے لئے نااہل ثابت کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے۔ 2 ...... خیانت کا لفظ امانت کی ضد کے طور پر استعمال=

پرہیز گاری اختیار کرنے پر تین خصوصی انعامات

اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ

اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنْ	تَتَّقُوا (1)	اللّٰهَ
بڑا ثواب (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر	تم ڈرو گے	اللہ (سے)

بڑا ثواب ہے ○ اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے

يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ

يَجْعَلْ	لَّكُمْ	فُرْقَانًا	وَّ	يُكَفِّرْ	عَنْكُمْ
(تو) وہ بنا دے گا	تمہارے لئے	حق و باطل میں فرق کرنے والا (نور)	اور	مٹا دے گا	تم سے

تو تمہیں حق و باطل میں فرق کر دینے والا نور عطا فرما دے گا اور تمہارے گناہ

کفارِ مکہ کی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف سازش کا بیان

سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾ وَ

سَيِّاٰتِكُمْ	وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾	وَ
تمہاری خطائیں	اور	مغفرت فرما دے گا	تمہاری	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)	اور

مٹا دے گا اور تمہاری مغفرت فرما دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ اور

اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ

اِذْ	يَمْكُرُ (2)	بِكَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لِيُثْبِتُوْكَ
جب	سازش کرتے (تھے)	تمہارے ساتھ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	تاکہ وہ باندھ دیں تمہیں

اے حبیب! یاد کرو جب کافروں نے تمہارے خلاف سازش کی کہ تمہیں باندھ دیں

اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَ

اَوْ	يَقْتُلُوْكَ	اَوْ	يُخْرِجُوْكَ	وَ	يَمْكُرُوْنَ	وَ
یا	قتل کر دیں تمہیں	یا	نکال دیں تمہیں	اور	وہ سازشیں کر رہے (تھے)	اور

یا تمہیں شہید کر دیں یا تمہیں نکال دیں اور وہ اپنی سازشیں کر رہے تھے اور

==ہوتا ہے، یہاں اس سے مراد بطورِ خاص رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راز دشمنوں تک پہنچانا ہے اور عمومی طور پر اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی خلاف ورزی کرنا داخل ہے۔

(1)...... جو شخص رب تعالیٰ سے ڈرے اور اس کے حکم پر چلے تو اللہ تعالیٰ اسے تین خصوصی انعام عطا فرمائے گا۔ پہلا انعام یہ کہ اسے فرقان عطا فرمائے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایسا نور اور توفیق عطا کرے گا جس سے وہ حق و باطل کے درمیان فرق کر لیا کرے۔ دوسرا انعام یہ کہ اس کے سابقہ گناہ مٹا دیئے==

قرآنی آیات سن کر کفار کا دعویٰ

یَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا

یَمْكُرُ	اللّٰهُ	وَ	اللّٰهُ	خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۳۰﴾	وَ	اِذَا
خفیہ تدبیر فرمارہا (تھا)	اللہ	اور	اللہ	سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا (ہے)	اور	جب

اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرمارہا تھا اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے ○ اور جب

تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ

تُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُنَا	قَالُوْا	قَدْ	سَمِعْنَا	لَوْ
تلاوت کی جاتی ہیں	ان پر (کے سامنے)	ہماری آیتیں	(تو) وہ کہتے ہیں	بیشک	ہم نے سن لیا	اگر

ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں: بیشک ہم نے سن لیا، اگر

نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۱﴾

نَشَآءُ	لَقُلْنَا	مِثْلَ هٰذَاۤ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّاۤ	اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۱﴾
ہم چاہتے	(تو) ضرور کہہ دیتے	اس (کلام) کی مثل	نہیں	یہ	مگر	پہلے لوگوں کی داستانیں

ہم چاہتے تو ایسا (کلام) ہم بھی کہہ دیتے، یہ صرف پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○

کفار کی جانب سے نزولِ عذاب کی دعا

وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ

وَ	اِذْ	قَالُوْا (1)	اللّٰهُمَّ	اِنْ	كَانَ	هٰذَا	هُوَ	الْحَقَّ
اور	جب	انہوں نے کہا	اے اللہ	اگر	ہے	یہ	وہ (قرآن ہی)	حق

اور جب انہوں نے کہا: اے اللہ اگر یہ (قرآن) ہی تیری طرف سے حق ہے

مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

مِنْ عِنْدِكَ	فَاَمْطِرْ	عَلَیْنَا	حِجَارَةً	مِّنَ السَّمَآءِ
تیری طرف سے	تو تو برسادے	ہمارے اوپر	پتھر	آسمان سے

تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا

=جائیں گے اور تیسرا انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو چھپالے گا۔ (2)...... اس آیت میں کفار قریش کی اس سازش کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کیلئے دارالندوہ میں بیٹھ کر تیار کی تھی، اس کے بعد ہی نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تھی۔

(1)...... اس سے پہلی آیت میں مذکور دعویٰ اور اس آیت میں مذکور دعا نضر بن حارث وغیرہ کفار نے کی تھی اور نضر بن حارث وہ بدبخت کافر ہے جس کی=

کفارِ مکہ کی دعا قبول نہ ہونے کی وجوہات

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾	وَ	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیُعَذِّبَهُمْ	وَ
یا ہم پر دردناک عذاب لے آ	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ عذاب دے انہیں	اور (جبکہ)

کوئی دردناک عذاب ہم پر لے آ ○ اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک

اَنْتَ فِیْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ

اَنْتَ[1]	فِیْهِمْ	وَ	مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ	وَ	هُمْ
تم	ان میں (تشریف فرما ہو)	اور	اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں ہے	اور (جبکہ)	وہ

اے حبیب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں جبکہ وہ

یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَا لَهُمْ اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَ هُمْ

یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾[2]	وَ	مَا	لَهُمْ	اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	هُمْ
بخشش مانگ رہے ہیں	اور	کیا ہے	انہیں	کہ عذاب نہ دے انہیں	اللہ	اور (حالانکہ)	وہ

بخشش مانگ رہے ہیں ○ اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے حالانکہ یہ

مسجدِ حرام کے متولی ہونے کے حقدار پرہیزگار لوگ ہیں

یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَا كَانُوْۤا اَوْلِیَآءَهٗ ؕ اِنْ

یَصُدُّوْنَ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	مَا كَانُوْۤا	اَوْلِیَآءَهٗ[3]	اِنْ
روک رہے ہیں	مسجد حرام سے	اور (حالانکہ)	وہ نہیں تھے	اس کے متولی	نہیں

مسجدِ حرام سے روک رہے ہیں اور یہ اِس کے اہل ہی نہیں، اس کے

بیتُ اللہ کے پاس کفارِ مکہ کی عبادت کا انداز

اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ

اَوْلِیَآؤُهٗۤ	اِلَّا	الْمُتَّقُوْنَ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾	وَ
اس کے متولی	مگر	پرہیزگار لوگ	اور	لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور

اہل تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور

=مذمت میں قرآن پاک کی دس آیات نازل ہوئیں اور غزوۂ بدر کے دن سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس سے جہنم واصل ہوا۔

1 ...... حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور امان ہیں کہ آپ کی وجہ سے دنیا میں عام عذابِ الٰہی نہیں آتے۔ 2 ...... معلوم ہوا کہ استغفار عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے۔ 3 ...... کفار یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم خانہ کعبہ اور حرم شریف کے متولی ہیں تو ہم جسے چاہیں اس میں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں ارشاد فرمایا کہ یہ مسجد حرام کے اہل نہیں اور کعبہ کے امور میں تصرف وانتظام کا کوئی اختیار نہیں=

راہِ خدا سے روکنے پر مال خرچ کرنے والے کافروں کا حال

مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً ؕ

مَا كَانَ	صَلَاتُهُمْ	عِنْدَ الْبَيْتِ (1)	اِلَّا	مُكَآءً	وَّ	تَصْدِيَةً
نہیں تھی	ان کی نماز	خانہ کعبہ کے پاس	مگر	سیٹیاں بجانا	اور	تالیاں بجانا

بَیْتُ اللہ کے پاس ان کی نماز صرف سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا ہی تھا

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ

فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾	اِنَّ
تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے	بیشک

تو اپنے کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	لِيَصُدُّوْا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	وہ خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	تاکہ وہ روکیں

کافر اپنے مال اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَسَيُنْفِقُوْنَهَا	ثُمَّ	تَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	حَسْرَةً
اللہ کی راہ سے	تو اب وہ خرچ کریں گے اسے	پھر	وہ ہوگا	ان پر	حسرت، ندامت

روکیں تو اب مال خرچ کریں گے پھر وہی مال ان پر حسرت وندامت ہو جائیں گے

ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ

ثُمَّ	يُغْلَبُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِلٰى جَهَنَّمَ
پھر	وہ مغلوب کر دیے جائیں گے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جہنم کی طرف

پھر یہ مغلوب کر دیے جائیں گے اور کافروں کو جہنم کی طرف

=رکھتے کیونکہ یہ مشرک ہیں جبکہ مسجد حرام کا متولی ہونے کے اہل تو پرہیز گار ہی ہیں۔

1 ...... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ کفارِ قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور ان کا یہ فعل یا تو اس باطل عقیدے کی وجہ سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت کی وجہ سے کہ اُن کے اِس شور سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز میں پریشانی ہو۔

کفار کو جہنم کی طرف چلایا جانا

يُحْشَرُوْنَ ۳۶ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ

يُحْشَرُوْنَ ۳۶	لِيَمِيْزَ	اللّٰهُ	الْخَبِيْثَ [1]	مِنَ الطَّيِّبِ	وَ
انہیں چلایا جائے گا	تاکہ جدا کردے	اللہ	خبیث، ناپاک (کو)	پاکیزہ سے	اور

چلایا جائے گا○ تاکہ اللہ خبیث کو پاکیزہ سے جدا کردے اور

يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا

يَجْعَلَ	الْخَبِيْثَ	بَعْضَهٗ	عَلٰى بَعْضٍ	فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا
رکھ دے	خبیثوں، ناپاکوں (کو)	ان کے بعض (کو)	بعض پر	پھر ڈھیر بنادے ان سب کو

خبیثوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر سب کو ڈھیر بناکر

ع ۱۸

کفار مکہ کو تنبیہ

فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۳۷ قُلْ

فَيَجْعَلَهٗ	فِيْ جَهَنَّمَ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ۳۷	قُلْ
پھر ڈال دے اسے	جہنم میں	یہ لوگ	وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	تم کہو

جہنم میں ڈال دے، وہی نقصان پانے والے ہیں○ تم کافروں سے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا

لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِنْ	يَّنْتَهُوْا	يُغْفَرْ	لَهُمْ	مَّا
ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا	اگر	وہ باز آگئے	(تو) بخش دیا جائے گا	ان کے لئے	جو

فرماؤ کہ اگر وہ باز آگئے تو جو پہلے گزر چکا وہ انہیں معاف

قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ

قَدْ	سَلَفَ [2]	وَ	اِنْ	يَّعُوْدُوْا	فَقَدْ	مَضَتْ
تحقیق	گزر چکا	اور	اگر	وہ دوبارہ (لڑائی) کریں گے	تو بیشک	گزر چکا

کردیا جائے گا اور اگر وہ دوبارہ (لڑائی) کریں گے تو پہلے لوگوں کا

1 ...... مومن اپنے ایمان کی وجہ سے طیب یعنی پاکیزہ ہے جبکہ کافر اپنے کفر کی وجہ سے خبیث ہے۔ مسلمان کو خبیث کہنا جائز نہیں۔

2 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام قبول کرلے تو اس کا پہلا کفر اور حالت کفر میں کئے گئے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

فساد کے خاتمے اور دین کے غلبے تک جہاد کا حکم

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	قَاتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ
پہلے لوگوں کا دستور	اور	لڑو ان سے	یہاں تک کہ	نہ رہے

دستور گزر چکا ○ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ

فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ

فِتْنَةٌ (1)	وَّ	يَكُوْنَ	الدِّيْنُ كُلُّهٗ	لِلّٰهِ
کوئی فساد	اور	ہو جائے	سارا دین	اللہ ہی کا

کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

فَاِنِ انْتَهَوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ
پھر اگر وہ باز آجائیں	تو بیشک	اللہ	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں

پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ ان کے کام

کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کا مددگار اللہ ہے

بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾	وَ	اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ
دیکھ رہا ہے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں	تو جان لو	بیشک	اللہ

دیکھ رہا ہے ○ اور اگر یہ روگردانی کریں تو جان لو کہ اللہ

مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

مَوْلٰىكُمْ	نِعْمَ	الْمَوْلٰى	وَ	نِعْمَ	النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾ (2)
تمہارا مولیٰ، مددگار (ہے)	کیا ہی اچھا	مولیٰ	اور	کیا ہی اچھا	مددگار (ہے)

تمہارا مددگار ہے، کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ○

1 ...... یہاں فتنہ سے مراد کفر و شرک ہے۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ غازی مومن کو چاہیے کہ صرف ہتھیاروں اور ظاہری اسباب پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اپنا کامل بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھے کیونکہ وہی سب سے اچھا مولیٰ و مددگار ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ وہ بہترین ہتھیار ہے جو مسلمانوں کے پاس تو ہے لیکن کفار کے پاس نہیں۔